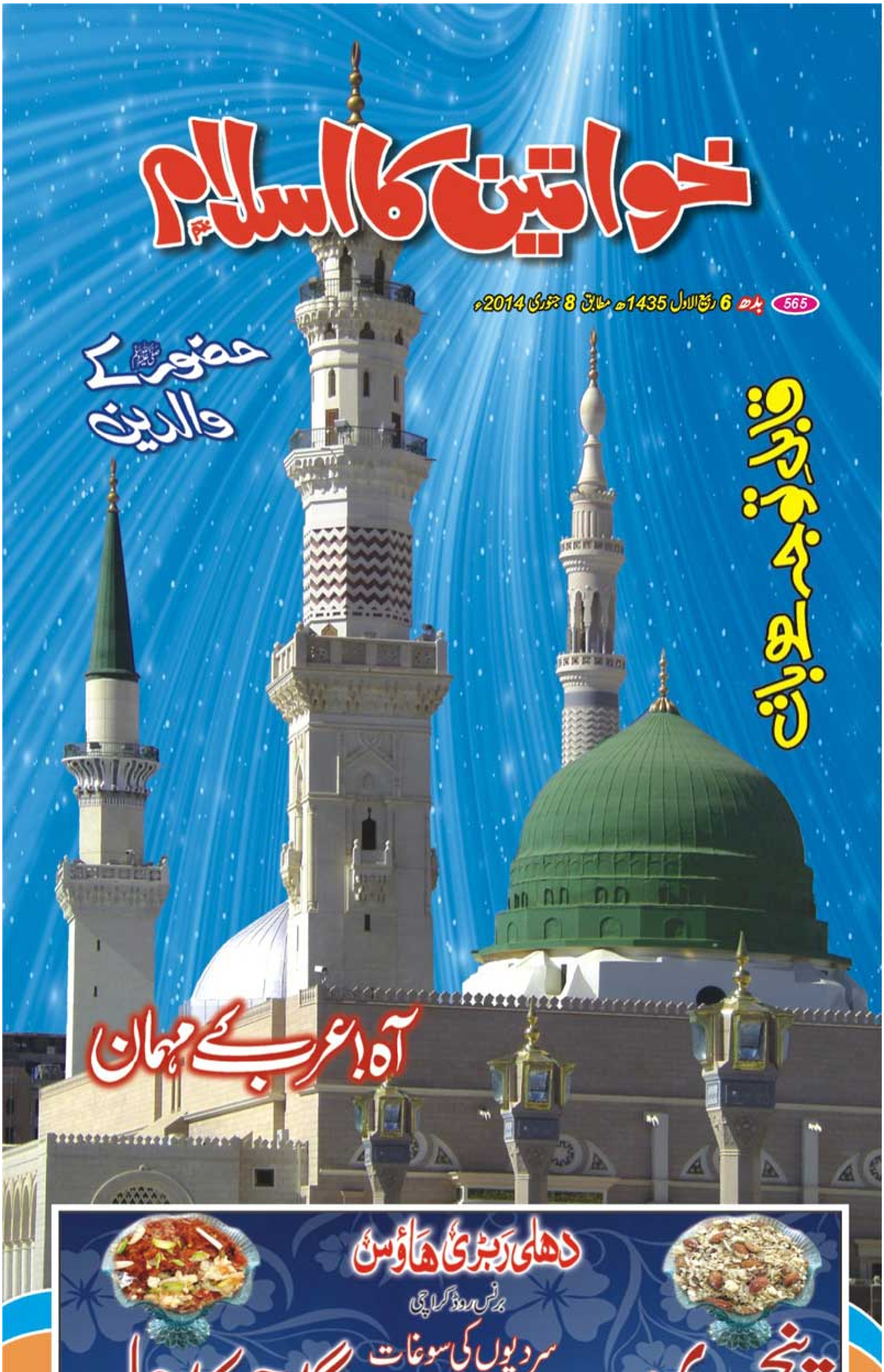

خواتین کا اسلام
565 بدھ 6 ربیع الاول 1435ھ مطابق 8 جنوری 2014ء
حضور ﷺ کے والدین
قابلِ توجہ بات
آہ! عرب کے مہمان
دھلی ربڑی ھاؤس
برنس روڈ کراچی
سردیوں کی سوغات
دیسی گھی سے تیار کردہ اسپیشل
پنجیری
گاجر کا حلوہ

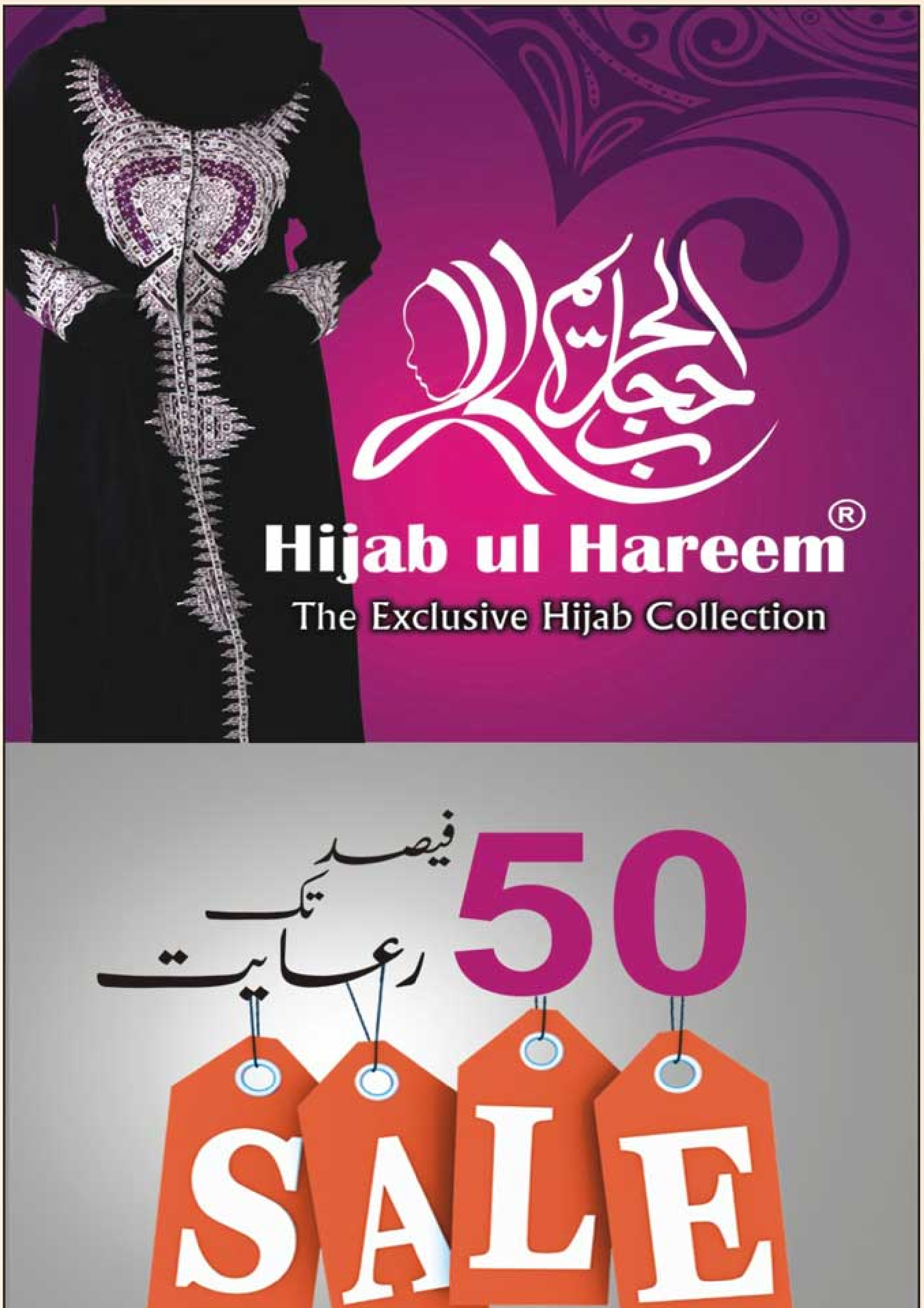

KARACHI

Tariq Road	Zamzama	Hyderi	KDA Market	DHA
021-34559192	021-35375452	021-36629832	Gulshan e Iqbal	Shalimar Lace
021-34314882			021-34813442	021-35805574

RAWALPINDI	FAISALABAD	MULTAN
051-4853078	041-8544685	061-4584787

Brighto
Inspired by Nature
Toll Free 08000-1973
ہر دیوار کی داستان
رنگوں کی روایت کے چالیس برس
Brighto PAINTS
Brighto ALL WEATHER
Brighto PLASTIC EMULSION
Brighto SUPER EMULSION
برائیٹو پینٹس میں ہمارا ماننا ہے کہ دیواریں عمارتوں کی شخصیت کا آئینہ ہوتی ہیں، یہی دیواریں تو ہیں جو مکان کو گھر بناتی ہیں، بیتے لمحوں کی داستان سناتی ہیں۔ تب ہی تو گذشتہ چالیس برس ہم نے دیا ہر دیوار کی داستان کو ایک نیا رنگ۔
celebrating 40 years

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

سورۂ آل عمران میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو خیر کی دعوت دے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔“

ظلم کے اندھیرے اور تاریکیاں

حضرت جابر بن عبداللہ ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگو! ظلم سے بچو، ظلم روز محشر کی تاریکیاں اور اندھیرے ہیں اور بخل سے بھی بچو، بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے، بخل نے انہیں دوسروں کے ناحق خون بہانے پر آمادہ کیا اور بخل کے سبب وہ لوگ اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال سمجھنے لگے۔ ﴿صحیح مسلم﴾

پیا وِ سحر

حضور ﷺ سے سچی محبت کی علامت

ربیع الاول کا مہینہ ہے۔اس مہینے کو سید البشر، امام الانبیاء، وجۂ کائنات، خاتم النبیین، شافع المذنبین، فداہ امی وابی سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے ایک خاص تعلق ہے۔اور اسی مناسبت سے ہر سال خاص طور پر ان ایام میں مدحتِ رسول کا زمزمہ چہار عالم میں گونجتا ہے۔گو مدحت رسول ان ایام کے ساتھ خاص نہیں، سال کے ہر لمحے میں حضور ﷺ کا ذکر باعث سعادت ہے، لیکن حضور ﷺ کی ولادت با سعادت اور پھر وصال پر ملال کی وجہ سے ربیع الاول کو حضور اکرم ﷺ کے مبارک ذکر سے ایک خاص مناسبت ہے......لیکن اس دور میں دینی پستی کی انتہا ہے کہ نعت اور مدحتِ رسول آج کے میڈیائی دور میں ایک رسم اور کاروبار ہی بن کر رہ گئی ہے نعوذ باللہ۔بے شک ہم نے کسی کے دل میں جھانک کر نہیں دیکھا لیکن ہر دعویٰ دلیل اور ثبوت کا محتاج ہوتا ہے، جب دعویٰ محبت کا ہو تو پھر محبوب کی اطاعت بھی لازمی ہے، مگر افسوس آج زبان اور عمل کا تضاد بڑھتا ہی جا رہا ہے۔یاد رکھیے مدحتِ رسول کی روح محبتِ رسول ہے اور محبت رسول کا ثبوت اطاعتِ رسول ہے جس کے بغیر اللہ تعالیٰ کسی سے ہرگز راضی نہیں ہوتے مگر آج محبت کی حقیقت ہم سے اوجھل ہو گئی ہے۔محبت کا دعویٰ تو انہی زبانوں پر سجتا ہے جو محبت کے تقاضے جانتے ہوں اور ان تقاضوں پر جان دینے سے بھی دریغ نہ کرتے ہوں یا کم از کم اپنے گناہوں پر ندامت کے ساتھ حضور ﷺ کی محبت کی حقیقت اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہوں۔دیکھیے حضرت حسان بن ثابت ؓ جو دربارِ نبوی کے مشہور صحابی ہیں، انہیں حضور ﷺ نے خود اپنے منبر پر بٹھا کر یہ دعا دی:

”اللّٰھم ایدہ بروح القدس“

”اے اللہ! جبرئیل (علیہ السلام) کے ذریعے اس کی مدد فرما۔“

یہی شاعرِ رسول کا لقب پانے والے جب حضور ﷺ کی شان میں نعتیہ کلام پیش کرتے تو اس میں حضور ﷺ کی تعریف وتوصیف بیان کرنے کے ساتھ حضور ﷺ کی بعثت کا مقصد بھی ملحوظِ خاطر رکھتے اور اپنے کلام کے ذریعے دین کی تبلیغ بھی کچھ اس طرح فرماتے کہ آج بھی حضور ﷺ کا ایک ادنیٰ امتی یہ کلام سنتا ہے تو حضور کی محبت میں اضافہ ہوتا ہے اور ساتھ ہی اپنے دل میں اطاعتِ رسول کا جذبہ پاتا ہے۔یہ دو شعر ملاحظہ فرمایئے ؎

مثل الھلال مبارکاً ذارحمۃٍ
سمح الخلیقۃ طیب الاعواد
واللہ ربی الانفارق امرہ
ما کان عیش یرتجی لمعاد

”نبی کریم ﷺ تو چاند کی طرح خوب صورت ہیں، بابرکت ہیں اور رحمت والے ہیں، بہترین عادات کے حامل اور عمدہ خوش بو والے ہیں، خدا کی قسم! جب تک میری جان میں جان ہے، میں آپ کے کسی ایک حکم (اور سنت) کی مخالفت نہیں کروں گا۔“

یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ حضرت حسان ؓ کے اشعار سننے کے بعد تعریفی ودعائیہ کلمات کے ذریعے سندِ قبولیت بھی عطا فرماتے۔جب حضرت حسان ؓ نے یہ مشہور شعر کہا ؎

فان ابی ووالدہ وعرضی
لعرض محمد منکم وقاء

”میرے باپ، دادا اور میری عزت وناموس، ناموسِ رسالتِ مآب کی حفاظت پر قربان ہے۔“

تو آپ ﷺ نے ان الفاظ میں دعا دی:

”وقاک اللہ یا حسان حرالنار“

”اے حسان! اللہ تعالیٰ تمہیں جہنم کی گرمی سے محفوظ رکھے۔“

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے حبیب ﷺ کی کامل اتباع نصیب فرمائے کہ یہی سچی محبت کی علامت ہے۔

مدیر اعلیٰ : مفتی فیصل احمد
مدیر : انجینئر مولانا محمد افضل
”خواتین کا اسلام“ دفتر روزنامہ اسلام ناظم آباد 4 کراچی فون: 021 36609983
خواتین کا اسلام انٹرنیٹ پر www.dailyislam.pk سالانہ زرِتعاون اندرون ملک: 600 روپے، بیرون ملک: 3700 روپے

معمولاتِ نبوی ﷺ

حضور اکرم ﷺ فجر کی نماز پڑھ کر عموماً اپنی جائے نماز پر (مسجد میں) بیٹھ جاتے تھے اور سورج نکلنے تک آپ ﷺ وہیں تشریف فرما رہتے، (اس دوران آپ ﷺ ذکر الٰہی میں مشغول رہتے)، اس کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے گرد جمع ہو جاتے اور زمانہ جاہلیت کی باتیں اور قصے بیان ہوتے اور مزاح کی باتیں ہوتی تھیں، آپ ﷺ بھی تبسم فرماتے تھے)

اس مجلس میں صحابہ کرام اپنے خواب بھی بیان کرتے تھے اور آپ ﷺ خود اور کبھی اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وغیرہ ان کی تعبیر بیان کرتے تھے، آپ خود بھی فرماتے تھے کہ اگر کسی نے کوئی خواب دیکھا ہو تو بیان کرے میں اس کی تعبیر دوں گا۔ اسی طرح آپ ﷺ اس مجلس میں اپنے خواب بھی بیان کرتے تھے، اکثر اس وقت مالِ غنیمت اور وظائف وخراج وغیرہ کی تقسیم بھی فرماتے تھے، پھر جب سورج کچھ بلند ہو جاتا تو آپ ﷺ صلوٰۃ الضحیٰ (نمازِ اشراق) ادا فرماتے جو عموماً چار تا آٹھ رکعت پر مشتمل ہوتی تھی، سفر سے واپسی پر یہ نوافل گھر میں ادا فرماتے تھے، آپ ﷺ نے اس خیال سے یہ نوافل پابندی سے ادا نہیں فرمائے کہ کہیں امت پر یہ فرض نہ ہو جائیں، فتح مکہ کے روز یہ نوافل ام ہانی رضی اللہ عنہا کے ہاں ادا فرمائے تھے، پھر گھر تشریف لاتے اور کھانے کے متعلق پوچھتے، اگر کچھ ہوتا تو تناول فرما لیتے اور اگر کچھ نہ ہوتا تو روزے کی نیت فرما لیتے، پھر دن بھر کے کام میں مشغول رہتے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو نماز کے لیے متوجہ ہو جاتے۔

دوپہر کے وقت استراحت (قیلولہ) فرماتے۔ بعض اوقات استراحت کے لیے ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس بھی تشریف لے گئے، نماز عصر کے بعد باری باری تمام ازواج سے ملاقات اور مزاج پرسی کے لیے تشریف لے جاتے۔ اس کے بعد آپ ﷺ اس زوجہ مطہرہ کے ہاں تشریف لے جاتے جن کی باری ہوتی تھی، عام طور پر ہر زوجہ کی باری نو روز بعد آتی تھی، یہاں دیگر ازواج بھی جمع ہو جاتی تھیں اور دیر تک یہ مجلس جاری رہتی، پھر آپ ﷺ نمازِ عشاء کے لیے مسجد میں تشریف لے آتے اور ازواج رخصت ہو جاتیں، آپ ﷺ نمازِ عشاء سے قبل سونا اور نماز کے بعد بات چیت کرنا پسند نہیں کرتے تھے۔

سوتے وقت آپ ﷺ وضو فرماتے تھے اور سونے سے قبل وضو کے لیے پانی اور مسواک آپ ﷺ کے بستر کے پاس رکھ دیا جاتا تھا۔ سونے سے قبل آپ ﷺ مسبحات (جن سورتوں کی ابتداء میں سبح ہے) تلاوت فرماتے تھے۔ بعض روایات میں سورۂ اخلاص، سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر پڑھنے کا بھی ذکر ہے۔ ان کے علاوہ سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھ کر اپنے ہاتھ پر دم کر کے ہاتھوں کو اپنے سر، چہرے اور سارے جسم پر پھیر لیتے تھے۔ سونے کے وقت کی دعائیں اور آپ ﷺ کے سونے کا طریقہ بہنیں سلسلہ 'آدابِ زندگی' کے تحت پڑھ ہی چکی ہوں گی۔ آپ ﷺ صبح بیدار ہوتے تو یہ دعا کرتے!

الحمد الله الذی احیانا بعد ما اماتنا و الیه النشور

"تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے موت کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف حشر (میں اٹھایا جانا) ہوگا۔

(ماخوذ: ہادیٔ اعظم)

ام راحیل۔ کراچی

عورت

دولتِ پیکرِ اظہار نہیں ہے عورت
زینتِ کوچہ و بازار نہیں ہے عورت
گو کہ اسلام سے بیزار نہیں ہے عورت
ترکِ عصیاں پہ بھی تیار نہیں ہے عورت
مجھ کو تسلیم کہ بدکار نہیں ہے عورت
شرعی پردے پہ بھی تیار نہیں ہے عورت
ایک عورت پہ کئی مرد فدا ہیں، پھر کیا
بدنگاہوں کی مددگار نہیں ہے عورت؟
دارِ فانی کی خریدار ہیں سب کچھ کھو کر
خلدِ باقی کی طلبگار نہیں ہے عورت
اک زمانے کے لیے فتنہ بنے گی صاحب
خود اگر صاحبِ کردار نہیں ہے عورت
چند سکّوں کے لیے بیچ دے عفت اپنی
اس قدر مفلس و نادار نہیں ہے عورت
کئی خاتون کے شوقین تو ہیں مرد مگر
کئی مردوں کی طلبگار نہیں ہے عورت
دین وایمان کے زیور سے مزین بھی ہے
صرف فیشن کی پرستار نہیں ہے عورت
فرماں برداریٔ خاوند میں کمزور ہے وہ
کب کہا میں نے وفادار نہیں ہے عورت
اس کی دانائی کو خود غرضی چھپا دیتی ہے
یہ غلط ہے کہ سمجھدار نہیں ہے عورت

اثر جونپوری

1987ء سے خدمت میں مصروف

پھلبھری، برص

LEUCODERMA-VITILIGO

تمام جلدی بیماریوں کا مؤثر اور بے ضرر علاج

STEROIDS FREE
MOST PROGRESSIVE
TREATMENT

سفید داغ قابلِ علاج مرض ہے

ایوارڈز یافتہ

اجمل زیدی

(ماہرِ برص)

کے دورۂ پاکستان کا مستقل پروگرام

کراچی قیام: 13 مارچ تا 27 مارچ، 13 جولائی تا 27 جولائی، 13 نومبر تا 27 نومبر
فارچون سنٹر آفس نمبر 706 ساتویں منزل شارع فیصل نرسری بالمقابل K.F.C کراچی
فون: (021)34328080 موبائل: (0300)8566188

پشاور قیام: یکم فروری تا 10 فروری، یکم جون تا 10 جون، یکم اکتوبر تا 10 اکتوبر
ہوٹل امین، جی ٹی روڈ ہشت نگری چوک پشاور شہر
موبائل: (0300)8566188

ملتان قیام: 28 مارچ تا 8 اپریل، 28 جولائی تا 8 اگست، 28 نومبر تا 7 دسمبر
ہوٹل سلور سینڈ، ریلوے روڈ نزد چوک عزیز ہوٹل، ملتان۔
فون: (061)4518061-62/4582803 موبائل (0300)8566188

لاہور قیام: 14 فروری تا 27 فروری، 14 جون تا 27 جون، 14 اکتوبر تا 27 اکتوبر
گلف سنٹر آفس 16 فیروز پور روڈ مزنگ چونگی
نزد ضم مارکیٹ لاہور، 0300-8566188

اسلام آباد مستقل پتہ: 8 اپریل تا 30 مئی، 8 اگست تا 30 ستمبر، 9 دسمبر تا 30 جنوری
مکان نمبر 62 سٹریٹ نمبر 20 سیکٹر G-8-1 تعلیمی چوک (مرکز چوک) اسلام آباد
فون: (051)-2255880-2854595 موبائل (0300)8566188

E-mail:syedajmalzaidi@hotmail.com - syedajmalzaidi@yahoo.co.uk

قابلِ توجہ بات

اہلیہ راشد اقبال

’’تم نے بارہ ربیع الاول کے لیے نیا جوڑا بنوالیا؟‘‘ فائزہ نے اپنی سہیلی صنوبر سے پوچھا۔

’’نیا جوڑا وہ بھی بارہ ربیع الاول کے لیے!‘‘ صنوبر نے کچھ سوچتے ہوئے پہلے آنکھیں سکیڑیں اور پھر پھیلائیں۔

’’ہاں کوئی انوکھی بات پوچھی ہے کیا میں نے؟‘‘ فائزہ نے بھی اسی انداز میں جواب دیا۔

’’تمہیں تو پتا ہے میں ان فضول بدعات میں نہیں پڑتی۔‘‘ صنوبر نے بے نیازی سے کندھے اچکا کر کہا۔

’’ایک تو تمہارے دماغ میں بھی ایک ایکسٹرا کوڑا ہے، ہر چیز میں بدعت نظر آتی ہے تمہیں اور نہیں تو کیا؟ ساری فضول چیزیں تمہارے مسلک کا حصہ ہیں۔‘‘

’’دیکھو فائزہ مجھے اس طرح ہرٹ مت کرو، میں بھول جاؤں گی کہ تم میری دوست ہو۔‘‘

’’ٹھیک ہے تو میں تمہاری دوست نہیں ہوں۔‘‘ صنوبر نے منہ دوسری طرف کر لیا۔

’’ارے بھئی کس بات پر بحث کر رہے ہو تم دونوں۔‘‘ صائمہ دور سے ان کی اَن بَن دیکھ رہی تھی تو قریب چلی آئی۔

’’کچھ نہیں ان محترمہ ہی سے پوچھ لو۔‘‘ فائزہ صنوبر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

’’ارے بھئی ابھی تو اچھا خاصا موڈ تھا تم دونوں کا، آخر ایسی کیا بات ہوگئی۔‘‘

’’بس میں نے بدعت پر لیکچر دے دیا تو غصہ کرنے لگی، سچ بات تو لوگوں سے سنی نہیں جاتی۔‘‘

’’اپنی طرف سے تم لوگوں نے ہر ثواب کو بدعت بنالیا ہے اور پھر کہتے ہو سچ نہیں مانتے۔‘‘

’’ہاں تو تم......‘‘ صنوبر نے پھر جواب دینا چاہا تو صائمہ نے روک دیا۔ ’’بس کرو تم دونوں کیا فضول بحث میں الجھ جاتی ہو۔ یہ بدعتیں وِدعتیں ثواب وغیرہ کی بحث ہمارے علماء کے لیے اٹھا رکھو۔ تم کیوں ہلکان ہو رہی ہو ایک دوسرے کو صحیح ثابت کرنے کے لیے۔‘‘

’’ہر کام علماء کرام کا تھوڑا ہی ہے، کچھ ہمارا بھی فرض ہے کہ نہیں، انہیں بتائیں بارہ ربیع الاول تو ہمارے نبی ﷺ کی پیدائش کا دن ہی نہیں ہے تو پھر جشن کیسا؟ خواہ مخواہ کا شور شرابا حلوہ مانڈہ ہے بس اور کیا؟‘‘ صنوبر کا لہجہ خراب تھا۔

’’دیکھو صائمہ! کیسی غلط بات کر رہی ہے یہ...... یہ بس ایک طریقہ ہے ہمارے نبی ﷺ سے محبت کے اظہار کا، بس تھوڑا خوشی کا اظہار کرتے ہیں ان سے یہ بھی برداشت نہیں ہوتا۔ تھوڑی بہت نذر نیاز کر کے غریبوں میں بانٹ دیتے ہیں، بھلا اس میں برا ہی کیا ہے، غریبوں کی مدد کا ثواب مل جاتا ہے۔‘‘ فائزہ روہانسی ہو کر صائمہ کو اپنا طرف دار بنانے لگی۔ صائمہ کبھی فائزہ کو دیکھتی، کبھی صنوبر کو، دونوں کی زبان رکنے کو نہ تھی، دونوں خود کو صحیح ثابت کرنے پر تلی تھیں۔

’’محبت تو عملی ہوتی ہے، یہ زبانی جمع خرچ تو بہت سے لوگوں کو آتا ہے، یہ نذر و نیاز، یہ ثواب کے انوکھے طریقے، خود پکاؤ خود کھاؤ، ایسی مثال کہیں نہیں ملتی۔‘‘

چھوڑو صائمہ! اس کے دماغ میں نہیں آئے گا...... مرگئے مردود نہ فاتحہ نہ درود، کسی کو قبر میں دفن کر آؤ اور پلٹ کر نہ دیکھو، اس کے لیے کوئی ثواب نہیں۔‘‘

’’میں نے ایسا تو نہیں کہا کہ مرنے والے کو ثواب نہ پہنچاؤ مگر......‘‘ بریک ختم ہو چکا تھا، انہیں کلاس لینے کے لیے مجبوراً بحث کو ختم کرنا پڑا...... مگر دونوں ہی کا موڈ خراب ہو چکا تھا، دونوں ہی اپنی دانست میں درست تھیں۔

☆

’’ارے خالہ...... آپ کب آئیں؟‘‘ کالج سے آتے ہی صنوبر کی نظر اپنی خالہ پر پڑی، وہ آتے ہی ان کے گلے لگ گئی۔

’’کتنی بڑی ہوگئی میری صنوبر۔‘‘ انہوں نے بھی محبت سے اس کا ماتھا چوما۔

’’سب سے پہلے یہ بتائیے خالہ کتنے دن کے لیے آئی ہیں۔ اگر آپ کوئی بہانہ بنائیں گی تو میں آپ سے سخت ناراض ہو جاؤں گی۔‘‘ صنوبر نے ہینڈ بیگ سائیڈ میں رکھا اور ان کے برابر بیٹھ گئی۔ اتنے میں امی سب کے لیے لسی بنالائیں۔

’’ارے صنوبر تھوڑا سانس تو لے لو پھر کرتی رہنا خالہ سے باتیں، ابھی ایک ہفتہ ہے۔‘‘

’’سچ خالہ!‘‘ صنوبر کا چہرہ ایک ہفتے کی مدت سن کر چمکنے لگا۔ وہ دوبارہ ان کے گلے لگ گئی۔

’’بارہ ربیع الاول کو اسد آئے گا لینے، ان شاء اللہ کوشش ہو گی اسی دن روانہ ہو جاؤں، مگر یہاں جلوسوں کی وجہ سے تھوڑا رش رہتا ہے اور حالات کا بھی کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ اگر اسی دن نہیں جا سکے تو اگلے دن چلے جائیں گے۔‘‘

ربیع الاول کے جلوسوں کا سن کر اسے فائزہ سے ہونے والی گفتگو یاد آگئی۔ اس کا دل بجھ گیا۔ فائزہ اس کی کتنی اچھی دوست ہے پر جب وہ الٹی سیدھی بدعتوں کی بات کرتی ہے تو وہ بھی بھڑک جاتی ہے۔ صنوبر کو اپنے رویے کا افسوس ہوا۔

’’جاؤ تم کپڑے بدل لو، ہاتھ منہ دھو کر فریش ہو جاؤ پھر اکٹھے کھانا کھاتے ہیں۔‘‘ امی نے اسے چلتا کیا۔

’’جی اچھا!‘‘ وہ سعادت مندی سے کھڑی ہوگئی۔

☆

موسیقی سے ہم آہنگ قصیدوں کی پر زور آواز سے اس کے سر میں درد ہو رہا تھا۔ کان پڑی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔ نماز بھی اس نے بے حد بے زاری سے ادا کی، صرف فرض پڑھ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

’’ایک تو ان لوگوں کو بھی نہ جانے کیا آفت ہے، لگتا ہے دماغ میں عقل ہی نہیں ہے، نہ کسی کی تکلیف کا خیال ہے نہ احساس۔‘‘ صنوبر منہ ہی منہ میں بڑبڑا رہی تھی۔ ایک بات اس کے لیے قابلِ حیرت تھی۔ خالہ کی نماز میں اس قدر جمعیت تھی کہ ایسا لگتا تھا، اس شور کی آواز جیسے ان کے کانوں میں آ ہی نہ رہی ہو، وہ نہایت ہی آرام و سکون سے نماز ادا کر رہی تھیں۔

’’صنوبر بیٹا ادھر آؤ۔‘‘ نماز ختم کرنے کے کچھ دیر بعد خالہ نے اسے اپنے پاس بلایا۔

’’جی خالہ! تم نے کتنی نماز ادا کی ہے؟ اتنی جلدی پڑھ لی۔‘‘

’’وہ...... وہ خالہ صرف فرض پڑھے ہیں، اس شور شرابے کی وجہ سے سر میں درد ہو رہا ہے۔ سارا

سکون ہی خراب ہوگیا، کسی چیز میں دل نہیں لگ رہا، کتنا غلط کرتے ہیں یہ لوگ۔"

"پر بیٹا سکون تو صرف اللہ کے ذکر میں ہی ہے، تم نے سنتِ مؤکدہ چھوڑ دیں، کتنی بری بات ہے اگر وہ غلط کرتے ہیں تو صحیح تو تم نے بھی نہیں کیا۔"

"پر خالہ مجھے بہت غصہ آتا ہے ان بدعتوں پر، عجیب جاہلانہ رسم ورواج بنائے ہوئے ہیں، آپ کو نہیں پتا، اسی چکر میں میری اتنی پیاری دوست فائزہ سے بھی لڑائی ہوگئی ہے۔"

"وہ کیوں بھلا؟ فائزہ تو بڑی پیاری بچی ہے، میں ملی ہوں کئی بار اس سے۔" خالہ نے پوچھا۔

"بس خالہ کیا بتاؤں ان ہی وجوہات کی وجہ سے، وہ عجیب باتیں کرتیں ہے جو مجھے پسند نہیں۔ اور تو اور اپنی غلطی مانتی بھی نہیں، خود کو درست کہتی ہے۔"

"اچھا!" خالہ اس کی بات توجہ سے سننے لگیں۔ صنوبر نے مختصر الفاظ میں خالہ کو اپنے اور فائزہ کے درمیان ہونے والی گفتگو سے آگاہ کیا۔

"ہوں...... صنوبر بیٹا انسان برا نہیں ہوتا بلکہ اس کا عمل برا ہوتا ہے۔ تم نے بھی اس کے ساتھ اچھا رویہ اختیار نہیں کیا۔"

"پر خالہ میں نے پڑھا ہے بدعتی گمراہ ہے۔"

خالہ نے صنوبر کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ "میرا بیٹا! بدعت بلاشبہ گمراہی ہے مگر کسی بدعتی کو اللہ کب ہدایت دے دے اور کب راہِ راست پر لے آئے، کوئی نہیں جانتا۔" خالہ کی آنکھوں میں خیالات کے دیے سے جل گئے۔

"مجھے بتاؤ کیا نماز چھوڑ دینے والا گمراہ نہیں؟ مجھے بتاؤ کیا سنتِ مؤکدہ اور واجبات کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے والا گمراہ نہیں؟ بے پردگی گمراہی نہیں؟ کیا کسی کی دل آزاری، اس کا تمسخر گمراہی نہیں؟ کسی مسلمان کو اس کے پیچھے برا بھلا کہنا گمراہ کن بات نہیں؟ کسی کو سمجھانے، کسی کو راہِ راست پر لانے کا طریقہ یہ نہیں جو تم نے اختیار کیا۔ سچائی تو اپنا راستہ خود بناتی ہے۔ سچے آدمی کو قسمیں کھانے کی ضرورت نہیں ہوتی، لوگ اس کا قول وفعل دیکھ کر خود ہی اعتبار کر لیتے ہیں۔" امی بھی ان کے پاس آ بیٹھی تھیں۔

"مگر خالہ بے شک یہ سب بھی بڑے گناہ ہیں لیکن کرنے والا ان کو گناہ سمجھ کر ہی کرتا ہے ناں، اس لیے کبھی توبہ کرنے کی امید کی جاسکتی ہے، لیکن بدعت کو کرنے والا تو اسے ثواب سمجھ کر کرتا ہے، تو بھلا وہ ثواب کے عمل سے کیوں توبہ کرنے لگا......" صنوبر نے بڑے جوش سے کہا۔

"اس سے کب انکار ہے بیٹی کہ بدعت میں اور دوسرے گناہوں میں یہ بنیادی فرق ہے لیکن تم میرا مطلب سمجھی ہی نہیں، میں تو کسی بھی گناہ میں مبتلا تمہاری مسلمان بہن کو سمجھانے کے حوالے سے بات کر رہی ہوں کہ بدعتی بدعتی کہہ کر تم اسے ناراض تو کر دوگی مگر کبھی بھی اسے سمجھا نہ سکوگی، اور پھر عام گناہوں میں مبتلا انسان کو گناہوں کی نحوست سمجھا کر اس سے بچنے کی دعوت دینا بھی بڑی حکمت کا کام ہے۔ اس کے باوجود کہ اسے ان گناہوں کا گناہ ہونا معلوم ہے لیکن جو شخص بدعت میں مبتلا ہے وہ تو اسے نیکی سمجھ کر کر رہا ہے۔ اسے تو زیادہ حکمت، محبت، نرمی اور دلائل سے دعوت دینے کی ضرورت ہے اور اس کے لیے تو زیادہ تنہائی میں رو رو کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرنے کی ضرورت ہے۔" خالہ سانس لینے کو رکیں پھر ایک نظر امی پر ڈالی اور بولیں۔

"زینب! بتاؤ اسے، شادی سے پہلے ہم لوگ کیسے تھے؟ نذر نیاز، میلاد، جشن، شرکیہ کلمات والی نعتیں لہک لہک کر پڑھنا، ربیع الاول کو جشن منانا، شب برات اور شب معراج کی رسمیں، وہ سب چیزیں ہماری زندگی میں شامل تھیں جن کی اسلام میں ممانعت ہے۔ اگر ہمیں تم جیسا کوئی مبلغ ٹکرا جاتا تو ہم تو مزید چڑ سے اتر جاتے۔ اللہ نے ایسی شفیق اور مہربان ہماری سہیلی بنائی کہ وہ ہمیں بے حد پیار سے سمجھاتی تھی، ہمارا اکرام کرتی تھی، یہاں تک کہ ہمارے دل میں بھی بات اتر جاتی۔ رفتہ رفتہ ہمیں اس پر اتنا اعتماد ہوگیا کہ وہ جو سمجھاتی تھی، ہم ماننے لگے۔ اس لیے کہ اس نے ہمیں ہمارے عمل کی وجہ سے حقیر نہ جانا، ہمارا تمسخر نہیں اڑایا بلکہ اس کا مقصد ہمیں راہِ راست پر لانا تھا۔ اللہ نے اسے نیک مقصد میں کامیاب کیا اور ہم نے وہ بدعات وہ رسومات سب چھوڑ دیں......"

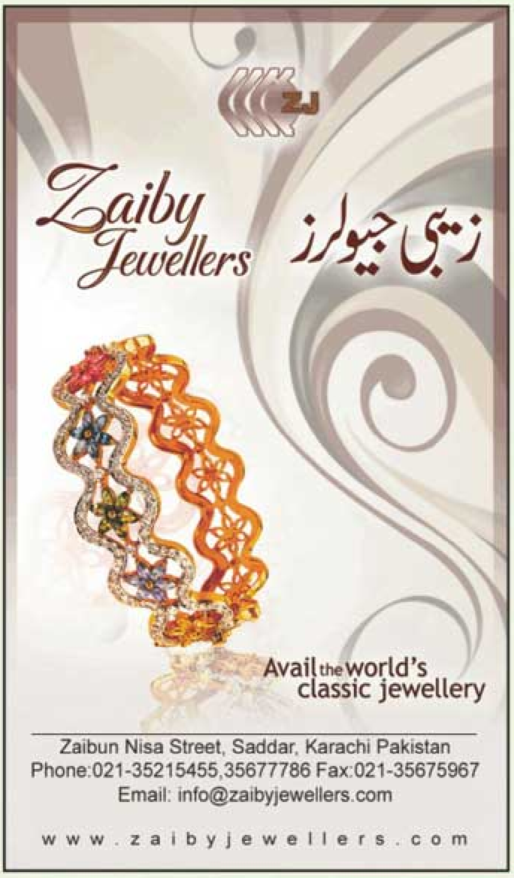

جذبات کی رو میں خالہ کی آنکھوں سے آنسو چھلک گئے۔ صنوبر سر جھکائے شرمندہ شرمندہ سی سن رہی تھی۔ اس نے ایک نظر اٹھا کر امی کی طرف دیکھا۔ امی نے تائید میں مسکرا کر اس کے کندھے پر ہاتھ سے دباؤ ڈالا اور بولیں:

"ہاں بیٹا! ہمیں اللہ نے ہدایت دی اور ہدایت کا ذریعہ ایک مہربان شخصیت کو بنایا، جس نے بڑے پیارے انداز وکلام سے ہمیں حقیقتوں سے آگاہ کیا۔ اگر وہ ہم سے لڑتی بھڑتی تو ہم بھی انا میں آجاتے، ہماری بھی دنیا آخرت خراب ہوتی اور اسے بھی ہمیں حقیر جاننے اور دل آزاری کا گناہ ہوتا۔ اس لیے بیٹا کبھی بھی گناہ میں مبتلا انسان کو حقیر نہ جانو، اس سے نفرت نہ کرو بلکہ اس کے گناہ سے نفرت کرو جیسا کہ مریض سے نفرت نہیں کرتے بلکہ اس کی بیماری سے نفرت کرتے ہیں۔ اس لیے بس خود عمل کرتے رہو، دوسروں کو پیار، اکرام اور حکمت سے دعوت دیتے رہو اور اپنے لیے اور ساری امت کے لیے دعا کرتے رہو، باقی نتیجہ اللہ پر چھوڑ دو کیوں کہ ہدایت دینا تو ربّ ہی کا کام ہے۔" صنوبر نے سر جھکا لیا تو اس کے چہرے پر پشیمانی کے تاثرات دیکھ کر خالہ مسکرائیں اور بولیں:

"چلو جاؤ شاباش ڈھنگ سے جا کر پوری نماز ادا کرو، اللہ قبول کرے۔"

درد کا درماں

ریحانہ تبسم فاضلی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

درد کا درماں واقعی آدھا دکھ سمیٹ لیتا ہے۔ دوسروں کو اس سلسلے سے فیض یاب ہوتے دیکھا تو سوچا میں بھی اپنی مشکل آپ کے سامنے بیان کروں۔ مسئلہ یہ ہے کہ مجھے شروع سے نعتیں، نظمیں پڑھنے کا جنون کی حد تک شوق ہے۔ جب تک جامعہ میں زیرِ تعلیم رہی، وہاں پڑھا کرتی تھی اور اپنی آواز کی وجہ سے ہی پہچانی جاتی تھی۔ فراغت کے بعد بھی کافی عرصہ تک معاملہ ٹھیک رہا لیکن ایک سال سے ایسا ہوگیا ہے کہ مجھ سے نعت بالکل نہیں پڑھی جاتی۔ اگر کسی بیان یا جلسے وغیرہ میں پڑھتی ہوں تو گھبراہٹ طاری ہوجاتی ہے، دل عجیب انداز میں دھڑکنے لگتا ہے اور آواز بھی بہت زیادہ کانپنے لگتی ہے۔ ہمارے ہاں بیان میں جو عورتیں آتی ہیں مجھ سے اصرار کرتی ہیں کہ نعت پڑھو۔ میں انکار بھی نہیں کرسکتی۔ اور اگر پڑھوں تو آواز اتنی بری بن جاتی ہے کہ دل کرتا ہے اٹھ کر بھاگ جاؤں۔ پتا نہیں نظر لگ گئی ہے یا بندش ہے۔

(معلّمہ جامعہ رشیدیہ۔ جھنگ صدر)

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

ج: بی بی معلّمہ جامعہ رشیدیہ! آپ نے درد کے درماں کے لیے ایک خوب صورت جملہ تحریر کیا، آپ کا بہت شکریہ، اللہ تعالیٰ ہی ہماری تمام مشکلات کو حل کرنے والا ہے، اللہ کی مہربانی سے آپ کے درد کا درماں کر رہی ہوں۔

(1) ہوسکتا ہے آپ کو اپنی ہی آواز خوب صورت لگی ہو اور ہلکی سی بڑائی آپ کے دل میں پیدا ہوگئی ہو۔ آپ یا متکبر کثرت سے پڑھیں، اول و آخر ایک مرتبہ درودِ ابراہیمی اور اللہ تعالیٰ سے صدق دل سے معافی مانگیں۔

(2) جو صورتِ حال آپ نے تحریر کی ہے، اس سے یہ بھی اندازہ ہو رہا ہے کہ آپ کو نظر لگی ہے۔ تدارک کے لیے مندرجہ ذیل عمل روزانہ ایک مرتبہ جب آپ کو فرصت ہو پڑھیں۔ اپنے ہاتھوں پر دم کر کے اپنے جسم پر پھیر لیں، پانی پر دم کر کے پی لیں، ان شاء اللہ آپ کی کیفیت اعتدال پر آجائے گی۔

(1) 11 مرتبہ درود شریف (2) سات مرتبہ سورۃ الفاتحہ (3) سورۃ القلم کی آخری دو آیتیں اکیس مرتبہ (4) سات مرتبہ سورۃ الفاتحہ (5) گیارہ مرتبہ درود شریف۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

صرف جواب:

بی بی اخت شان صاحبہ! میری طرف سے اور خواتین کا اسلام کی انتظامیہ کی طرف سے درد کا درماں پسند کرنے کا بہت شکریہ۔ آپ نے میرے لیے جو جملے تحریر کیے ہیں، میں اس تعریف کے لائق نہیں ہوں، اللہ تعالیٰ تکبر سے محفوظ فرمائے۔ میں تو آپ سے صرف یہ کہوں گی کہ من آنم کہ من دانم البتہ اپنے کریم آقا سے میری التجا ہے کہ جو کچھ آپ میرے لیے تحریر کر رہی ہیں، اللہ تعالیٰ مجھ ناچیز کو ایسا ہی بنادے۔ آمین

حضرت مولانا حکیم اختر رحمہ اللہ ایک بلند پایہ عالم اور خطیب ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اعلیٰ درجہ کے شاعر اور ادیب بھی تھے، اللہ تعالیٰ ان کی قبر نور سے بھر دے، آپ خوش نصیب ہیں، جو ان سے اصلاحی تعلق رکھتی تھیں۔

بی بی! اس بات کا حد درجہ خیال رکھیں کہ خواہ سہیلی کتنی بھی دین دار کیوں نہ ہو، قربت سے پرہیز کریں۔ ایک مخصوص دوری ضرور رکھیں، سہیلیوں میں زیادہ بے تکلفی سے بھی وہ بیماری پیدا ہوجاتی ہے، جس کا آپ نے تذکرہ کیا ہے۔ بس اللہ اور اس کے نبی ﷺ کی باتیں کریں تو ذہن و دل اس پاکیزگی کے نور سے بھر جائے گا، اور اس قسم کی تکلیف آپ دونوں لڑکیوں کو نہیں ہوگی۔ رہی بات لیکوریا کی تو یہ ایک بیماری ہے، اس کے لیے آپ معجون سپاری پاک کھائیں، ترکیب ڈبہ پر درج ہوتی ہے۔

رشتے کے لیے اپنی والدہ سے کہیں کہ باوضو قبلہ رخ ہو کر زوال کے وقت اول و آخر ایک مرتبہ درودِ ابراہیمی اور خوب دل جمعی سے 'یالطیف' پانچ منٹ تک پڑھیں، پھر آپ کے رشتہ کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خوب دل سے دعا کریں، آپ بھی اللہ کے سامنے روئیں۔ سورۃ التوبہ کی آخری آیت **حسبی اللہ لا الٰہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم** کی ایک تسبیح ترجمہ پر نظر رکھ کر پڑھیں۔ اول و آخر تین مرتبہ درودِ ابراہیمی پڑھ کر اخلاص سے دعا کریں، ان شاء اللہ شادی بھی ہوجائے گی۔ اللہ سے محبت کریں اور اسی پر بھروسا کریں۔ طالبات کے ساتھ بدسلوکی اور غصہ کرنا ٹھیک نہیں۔ اس دور کے بچوں کے لیے بہت توجہ اور اعلیٰ درجے کے اخلاص کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ یہ سوچ کر بچوں کو قرآن پڑھائیں کہ آپ کے اس عمل سے اللہ کریم راضی ہوجائے۔ اب آتے ہیں بالوں کی طرف بی بی! میں تو حقیقت کی دنیا میں رہتی ہوں، اس لیے مجھے ٹوٹکے نہیں آتے۔ طب کے اصولوں کے مطابق آپ کو بتا دیتی ہوں۔ سیکا کائی، آملہ، بال چھڑ اور ریٹھا ہم وزن لے کر کوٹ کر رکھ دیں، جب آپ کو سر دھونا ہو تو کم از کم بارہ گھنٹے ان چیزوں کو اپنے بالوں کے مطابق لیں اور کسی لوہے کے برتن میں بھگو دیں۔ اس سے سر دھوئیں۔ ناریل کا اصلی تیل، سرسوں کا تیل، زیتون کا تیل اور دھوئی تلی کا تیل ہم وزن لیں۔ ہفتے میں دو بار یا تین بار اپنے سر میں مالش کریں، ان شاء اللہ بال جھڑنا بند ہوجائیں گے۔ ڈاکٹر ام محمد صاحبہ سے کوئی دوا بھی لکھوالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے آمین۔

دینی و دنیاوی تعلیم کا حسین امتزاج
عصر حاضر کے جید علماء کرام کی زیرِ سرپرستی
التقویٰ اکیڈمی
انگلش میڈیم
داخلے جاری ہیں
ہم چھ سالہ کورس متعارف کروا رہے ہیں۔ جو چھ مختلف لیول پر مشتمل ہے۔
لیول 1-A (پہلی اور دوسری جماعت)
لیول 1-B (تیسری اور چوتھی جماعت)
لیول 2 (پانچویں اور چھٹی جماعت)
لیول 3 (ساتویں اور آٹھویں جماعت)
لیول 4 (نویں جماعت)
لیول 5 (میٹرک کراچی سیکنڈری بورڈ)
چھوٹے بچوں کیلئے التقویٰ مونٹیسوری میں بھی داخلے جاری ہیں
اس طریقہ کار کے مطابق آپ کا بچہ اپنی چھ سال میں نمایاں کامیابی کے ساتھ میٹرک کرسکتا ہے
نوٹ: مزید داخلوں کے پیش نظر فزکس، میتھس، کیمسٹری، جنرل سائنس کمپیوٹر اور سندھی کیلئے باپردہ اور دین دار لیڈیز ٹیچرز کی ضرورت ہے
مدرسۃ تقویۃ الایمان واٹر پمپ بلاک 17 فیڈرل بی ایریا کراچی
Cell:0322-2017787

آپ کی صحت

ڈاکٹر اُمِّ محمد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

❖ ڈاکٹر صاحبہ! مجھے کوئی ایسا ٹانک بتائیں جو مجھے بالکل صحت مند رکھے، مستقلاً میں اسے استعمال میں رکھ سکوں۔ میں 2011ء کے اواخر میں تپ دق (TB) کا شکار ہوئی۔ 9 مہینے کا علاج مکمل کیا، الحمدللہ میرا وزن پچاس کلو تک ہوگیا، پھیپھڑوں کے زخم بھر گئے، اور میں طبی لحاظ سے مکمل طور پر صحت مند ہوگئی ہوں۔ اس سب کے باوجود میرا سینہ دکھتا ہی رہتا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ چیسٹ انفیکشن کے اثرات ابھی بھی باقی ہیں۔ بھاگنے سے سانس پھولتا ہے اور سینہ میں درد ہوتا ہے۔ ذات الجنب کی تکلیف بھی ہوجاتی ہے۔ کچھ عرصے بعد ڈاکٹر کا چکر لگانا ہی پڑتا ہے، پھر مہینہ بھر کی دوا کھا کر آرام ملتا ہے۔ (ایک بیٹی۔ بنوں)

ج: آپ نے بہت ہی پرخلوص طریقے سے یاد کیا، آپ کا بے حد شکریہ۔ TB کے مرض کا مکمل کورس کرنے سے الحمدللہ ٹی بی تو ختم ہوجاتی ہے مگر اس سے پیدا شدہ کمزوری کچھ وقت کے بعد ہی ختم ہوجاتی ہے۔ آپ دوا Mephites30 اور Spongia30 دونوں سے 4-4 قطرے لے لیا کریں اور ہفتے میں ایک مرتبہ Antimlart200 کے 4-5 قطرے لے لیا کریں۔ ان شاء اللہ بہتری آئے گی۔ اس کے ساتھ کمال لیبارٹری کا سرخانہ سیرپ صبح اور شام ایک ایک چمچ لے لیا کریں۔ دوا کے ساتھ ساتھ اپنے کھانے پینے پر بھی بھرپور توجہ دیں۔ مقوی مگر زود ہضم خوراک لیں۔

❖ میں آپ کو بڑی امید سے خط لکھ رہی ہوں۔ میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں پہلے بہت کمزور تھی، پھر کسی کے مشورے سے میں نے موٹے ہونے کی دوائی کھانا شروع کی، اس دوائی نے مجھے موٹا تو کردیا مگر وہ دوائی مستقل لگ گئی ہے۔ اگر اب ایک دن بھی دوائی نہ کھاؤں تو طبیعت خراب ہوجاتی ہے ہاتھ پیر سوجاتے ہیں، بی پی ہائی ہوجاتا ہے منہ اور پاؤں سوج جاتے ہیں اور پیر بہت موٹے ہوجاتے ہیں اور چلا نہیں جاتا۔ بخار چڑھ جاتا ہے۔ اور اب کچھ دنوں سے گردن کے پیچھے سفید سفید دھبے گول سے نشان پڑ گئے ہیں۔ براہ مہربانی ان کے لیے کوئی اچھی دوائی تجویز کرے۔ میرے بال پہلے بہت لمبے تھے مگر دوائی کے بعد بہت چھوٹے ہوگئے ہیں اور اترنے لگے ہیں۔ بالوں کے لیے ضرور کچھ بتائیں، اگر ایک دن دوائی نہ کھاؤں تو ہاتھ پیر بھی سوجاتے ہیں اور مڑ جاتے ہیں۔ وہ دوائی مجھے ہر مہینہ ٹوبہ ٹیک سے ایک حکیم صاحب سے 500 روپے کی منگوانی پڑتی ہے۔ حکیم صاحب سے بھی کئی بار دوائی چھوڑنے کے بارے میں پوچھا مگر انہوں نے صرف انڈہ اور سلاد وغیرہ کھانے کو کہا۔ روزانہ انڈہ اور سلاد کھاتی ہوں مگر کوئی فرق نہیں پڑا۔ (شازیہ۔ انارکلی لاہور)

ج: محترمہ شازیہ صاحبہ آپ فوری طور پر مذکورہ دوا بند کردیں، کیوں کہ یہ ایک نشے کی طرح آپ کو بظاہر موٹا مگر اندر ہی اندر کھوکھلا کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے نیم حکیم لوگوں کو ہدایت عطا فرمائیں۔ ان سب دواؤں کے اثرات ختم کرنے کے لیے آپ Calc.carb200 اور Nux.Vom200 کے 4-4 قطرے صبح اور رات استعمال کریں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور آپ اپنے آپ پر قابو پالیں گی۔ تھوڑا کنٹرول بھی کیجیے گا۔ دودھ سے بنی چیزوں کا استعمال زیادہ رکھا کریں۔

صرف غذا ہی کمزوری ختم کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے

میزان 24

وزن 400 گرام قیمت 850 روپے

خالص قدرتی اور غذائی اجزاء سے تیار کیا گیا میزان 24 ایک ایسا مرکب ہے جو جسم کے تمام اعضاء کو طاقت دے کر آپ کو صحت مند، توانا اور جاذب نظر بناتا ہے، بھوک اور نیند کی کمی کو پورا کر کے جلد تھکاوٹ کا احساس ختم کرتا ہے۔ نیا اور صاف خون پیدا کر کے چہرے کو بارونق بناتا اور آنکھوں کے گرد سیاہ داغ ختم کرتا ہے، دماغی اور اعصابی قوت پیدا کر کے حافظہ اور نظر کو بھی تیز کرتا ہے، معدہ اور جگر کی اصلاح کر کے بیماریوں سے لڑنے کیلئے قوت مدافعت پیدا کرتا ہے، نیز گیس، قبض، سانس کی تنگی اور پیشاب کے جملہ امراض میں بھی بے حد مفید اور موثر ہے۔ معتدل مزاج اور خوشگوار ذائقہ کی بدولت ہر عمر اور موسم میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ (شوگر کے مریض شوگر فری طلب کریں)

دل کا بائی پاس مت کروائیں

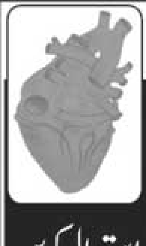

میزان 14 صرف ایک بار استعمال کریں

شہد سبزیوں اور مقوی اجزاء سے تیار کی گئی میزان 14 دل کی شریانوں کی تنگی کو ختم کر کے بند والو کو کھولنے والی دنیا کی سب سے کامیاب اور بے ضرر ہربل پروڈکٹ ہے بڑھتے ہوئے کولیسٹرول کو اعتدال پر لا کر دل کو طاقت دیتی ہے۔ بے مثال اور حیرت انگیز نتائج کی حامل یہ پروڈکٹ۔ موٹاپا، جوڑوں کے درد، بلڈ پریشر، فالج، لقوہ، ملیریا بخار اور بواسیر میں بھی بے حد موثر ہے۔

1450

700

اجزاء: شہد، ادرک، لہسن، لیموں، سرکہ سیب مروارید، زہر مہرہ، ورق طلائی، عنبر یشعب

- مولانا ابراہیم، حیدر چالی پٹھان کالونی، بنارس کراچی 0321-2682667
- مرحبا پنسار سٹور، ٹوکوٹ ضلع میر پور خاص (سندھ) 0300-3119312
- حکیم جمال شاہ، مدینہ شاپنگ مال مین طارق روڈ کراچی 0300-2548293
- رحمانی میڈیکل سٹور (سندھ) 0307-2100345
- راوی دواخانہ، ژوب ضلع لورالائی (بلوچستان) 0344-8282359
- یونانی دواخانہ صدیق اکبر چوک، ضلع باغ (AK) 0312-8006622
- احسن ہومیو سٹور گلشن مارکیٹ لودھی روڈ حسن ابدال 0333-5179523
- میاں ہومیو اینڈ ہربل سٹور کربلا روڈ ساہیوال 0322-9814004
- پنجاب ہوزری بٹ مارکیٹ سکول بازار رحیم یار خان 0342-7323604
- الفتح ہومیو کلینک ضلع مظفر گڑھ 0304-3513351
- مکتبہ علائیہ ناصریہ تحصیل بازار ہارون آباد 0333-4985886
- مکتبہ امیر شریعت عیدگاہ روڈ میلسی 0300-7734614
- بادشاہ وی ہٹی بوہڑ بازار راولپنڈی 0345-7000088
- شافی دواخانہ شاہی بازار بہاولپور 0307-6679957
- ریاض پنسار سٹور ریلوے روڈ ٹیکسلا 0322-5420834
- دوات گیٹ ملتان 0300-7382825
- میاں چنوں 0300-8393627
- (بلوچستان) 0342-3112120
- مفتی فرید مدرسہ اشرفیہ اسلام آباد 0311-0981002
- 0334-9624448

مزید مشورہ/کاروباری رابطہ/براہ راست منگوانے کیلئے

حکیم غلام رسول

(40 سالہ تجربہ کار معالج، ماہر نسخہ ساز)

Cell:0312-1624556

پاکستان بھر سے ڈیلرز درکار ہیں

”یہ کون ہے؟“ شائلہ نے گیٹ سے داخل ہوتی ایک باوقار سی لڑکی کو دیکھ کر کہا۔ میں نے بھی آنکھیں سکیڑ کر غور سے اس کو دیکھا اور بولی۔

”دیکھی دیکھی سی تو لگتی ہے۔“ پھر اچانک مجھے جھٹکا لگا۔ ”ارے یہ تو صبا ہے!“

شائلہ بھی حیرت سے گنگ ہو گئی۔ ہم تینوں درمیانے درجے کے ایک پرائیویٹ اسکول میں پڑھاتے تھے۔ ہم تینوں ایک ہی جیسی، سطحی سی سوچ والی، ہوا کے رخ پر چلنے والی عام سی لڑکیاں جو ہر فیشن اپنا کر میچنگ جیولری، پرس اور سینڈل پہنے خود کو کوئی ’خاص شے‘ سمجھنے لگتے تھے۔ ہم دو تو پھر بھی کسی حد تک ’میانہ روی‘ اختیار کرتی تھیں، مگر صبا! اس کو تو ہر شے میں کاملیت (Perfection) کا خبط رہتا تھا۔ لباس پر لگا ایک ایک موتی اس کی اپنی پسند کا ہوتا۔ جوتوں کے انداز، باریک باریک چیزیں جنہیں ہم نظر انداز کر دیتے، اس کے لیے بہت بڑی بات ہوتے۔ اور اب! دو دن کی چھٹی کے بعد وہ آئی تو بنا لالی کے ہونٹ، غازے کے بغیر گال، سادہ سی چٹیا میں بندھے بال اور سب سے بڑھ کر بڑی سی چادر میں چھپا وجود! وہ اسٹاف روم میں داخل ہوئی تو سب ہکا بکا اسی کو دیکھنے لگے۔ وہ مسکرا دی ہولے سے، اس کے لب ہلے اور ’ہیلو‘ کی مخصوص کھنکتی آواز کی جگہ پر خلوص سا پیارا پھر السلام علیکم کانوں میں شہد گھول گیا۔

”یہ...... یہ انقلاب کیسا؟“ شائلہ نے مصنوعی طور پر گھنگریالے کیے اپنے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے سوال کیا۔ اس کے بے چین انداز پر صبا کا بے ساختہ سا قہقہہ گونجا مگر پھر وہ سنجیدہ ہوتے ہوئے بولی۔ ”ہاں انقلاب ہی ہے...... مگر ابھی گھنٹہ بج چکا ہے، اسمبلی کا وقت ہے، بعد میں ملیں گے۔“ حیران حیران سے ہم سب باہر گراؤنڈ کی طرف چل پڑے۔

☆

”سردی کافی ہے آج۔“ میں نے دھوپ میں پڑی بینچ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”ہاں!“ صبا ہولے سے بولی۔

”چھوڑو سب کچھ، بتاؤ نا تمہیں کیا ہو گیا ہے، کوئی پکڑ کے درس پر لے گیا تھا، کوئی اسلامی رسالہ ہاتھ لگا تھا یا سہ روزہ لگا کر آ رہی ہو؟“

ساره الیاس۔ ڈیره غازی خان

شائلہ جاننے کے لیے بہت بے چین دکھائی دے رہی تھی، اس کی حالت کا مزہ لیتے ہوئے صبا گویا ہوئی۔ ”پہلے سموسے منگواؤ، پھر بتاؤں گی۔“

”جو حکم سرکار کا۔“ وہ چل کر بولی اور میں مسکرا دی۔

”استاد ہمیشہ طلبہ کی تربیت کرتے ہیں، انہیں سیدھے راستے کی طرف لے کر جاتے ہیں، مگر میرے ساتھ معاملہ الٹا ہو گیا۔ طاہر کو جانتی ہو نا تم دونوں، سوئم جماعت کا طالب علم، پیارا سا جو پرنسپل سے اجازت لے کر یونیفارم کی بجائے سفید کرتا شلوار میں آتا ہے؟“

”ہاں ہاں!“ شائلہ نے کہا اور میں نے اثبات میں سر ہلانے پر اکتفا کیا۔

”میں اسلامیات پڑھاتی ہوں ان کی جماعت کو۔ اس دن میں پچھلا سبق سن رہی تھی، سب بچے رٹے رٹائے جواب دے رہے تھے۔ جب طاہر کی باری آئی تو میں نے سوال کیا۔ ہم کون ہیں؟ جانتی ہو اس کا جواب کیا تھا؟“

”کیا؟“

”ہم ماڈرن مسلمان ہیں۔“ میں سن کر حیران رہ گئی۔ اس سے پوچھا یہ کیا بات ہوئی بھلا؟ کہنے لگا، میں نے دادا جان سے کہا تھا کہ مجھے سبق یاد کروا دیں، وہ یاد کروا رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ مسلمان کیا ہوتا ہے تو چونک گئے اور کہنے لگے کہ مسلمان وہ ہوتا ہے جو اللہ کو ایک مانے، فرشتوں، انبیاء، الہامی کتب اور تقدیر پر ایمان لائے، رسول اکرم حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی مانے۔ میں نے پھر پوچھا کہ ہمیں کیسے پتا چلتا ہے کہ یہ مسلمان ہے تو بولے کہ مسلمانوں کے رہن سہن کا خاص انداز ہوتا ہے، ان کی عورتیں پردہ کرتی ہیں اور کچھ مخصوص چیزوں سے وہ پرہیز کرتے ہیں...... تو میں سوچنے لگا اور کہنے لگا پھر تو یہاں کوئی بھی مسلمان نہیں۔ سب انگریز بنے رہتے ہیں، عورتیں بھی پردہ نہیں کرتیں تو وہ کہنے لگے کہ بیٹا ہم لوگ دراصل ماڈرن مسلمان ہیں۔ اس کی باتیں ہتھوڑا بن کر میرے دماغ پر برس رہی تھیں۔ نہ جانے کیسا تھا وہ لمحہ، اس کے دادا کا اخلاص تھا یا ننھے ہدایت کے جگنو کی تڑپ، وہ کام جو بڑے بڑے لوگوں کے وعظ نہ کر سکے تھے، وہی باتیں جو رسالے اور کتب نہ سمجھا سکی تھیں، ایک ہی پل میں جیسے میرے دل میں اتر گئی تھیں۔ اب وہ وقت آ گیا تھا جب دو راہیں میرے سامنے تھیں۔ انتخاب کا لمحہ آ پہنچا تھا۔ دل تو مان رہا تھا مگر دماغ...... لوگ سو سو باتیں بنائیں گے، ساتھی مذاق اڑائیں گے، طعنے سننے پڑیں گے کہ نو سو چوہے کھا کر بلی حج کو چلی، بس یہی سوچتے ہوئے دو دن بیت گئے، آخر کل رات ان تمام خدشات کو جھٹک کر میں نے وضو کیا، سجدے میں گر کر اللہ سے دعا مانگتی رہی کہ مجھے سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق دے۔ ماڈرن مسلمان...... یعنی منافق نہیں میں پکی اور سچی مسلمان بننا چاہتی تھی۔ آخر فیصلہ ہو گیا اور اب تمہارے سامنے ہوں، جیسی بھی ہوں۔“

”واہ بھئی واہ! مزے کی لگی کہانی۔“ شائلہ نے کہا۔

”مگر ایک فریضہ تو تم بھول گئیں میری پکی مسلمان بہن!“ میں نے کہا۔

”میں نے کہا، وہ کیا؟“ اس کے ماتھے پر تفکر کی شکنیں نمودار ہوئیں۔

”ہم جیسوں کو تبلیغ کا، امر بالمعروف کا، نہی عن المنکر کا۔“

”یعنی تم بھی میرا ساتھ دو گی؟ واقعی!“

”ہاں میری بہن، اب چلو وقفے کا وقت ختم ہوا چاہتا ہے۔“

میں نے جلدی جلدی سموسے کا بچا ہوا ٹکڑا منہ میں ڈالا اور کھڑی ہو گئی۔ چلتے چلتے ہم دونوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو شائلہ سوچ میں گم کھڑی تھی۔

”آ جاؤ نا ہمارے ساتھ......“

”ہاں ہاں میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گی، سیدھی راہ پر۔“ اس نے کہا تو فضا مسکرا اٹھی۔

مومنہ عارف۔ لاہور

حضور ﷺ کے والدین

آں حضرت ﷺ کے والد گرامی کا نام عبداللہ تھا اور دادا کا نام عبدالمطلب، عبدالمطلب کے دس بیٹے تھے جن کے نام حارث، زبیر، ابوطالب، حمزہ، ابولہب، غیداق، مقوم، صفار، عباس اور عبداللہ۔ اور چھ بیٹیاں یعنی حضور ﷺ کی چھ پھوپھیاں تھیں جن کے نام ام الحکیم بیضاء، برہ، عاتکہ، صفیہ، اروٰی اور امیمہ۔ حضرت عبداللہ! کی والدہ یعنی حضور ﷺ کی دادی صاحبہ کا نام فاطمہ تھا۔

حضرت عبدالمطلب کی اولاد میں عبداللہ سب سے زیادہ خوبصورت پاک دامن اور چہیتے تھے، عبدالمطلب نے اپنے بیٹے عبداللہ کی شادی کے لیے آمنہ کا انتخاب کیا جو وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب کی صاحبزادی تھیں، نسب اور رتبے کے لحاظ سے قریش کی افضل ترین خاتون شمار ہوتی تھیں۔ ان کے والد نسب اور شرف کے لحاظ سے بنو زہرہ کے سردار تھے۔ حضرت آمنہ مکہ ہی میں رخصت ہو کر حضرت عبداللہ کے پاس آئیں مگر تھوڑے ہی عرصے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد عبداللہ کو عبدالمطلب نے کھجوریں لانے کے لیے مدینہ بھیجا وہ واپسی پر راستے میں انتقال کر گئے، ان کی تدفین نابغہ جعدی کے مکان میں ہوئی، اکثر مؤرخین کے مطابق آں حضرت ﷺ ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے۔ بعض اہل سیر کہتے ہیں کہ وفات سے دو ماہ قبل آپ کی پیدائش ہوگئی تھی جب ان کی وفات کی خبر حضرت آمنہ کو پہنچی تو انہوں نے نہایت درد انگیز مرثیہ کہا۔ حضرت عبداللہ کا کل ترکہ پانچ اونٹ، بکریوں کا ایک ریوڑ، ایک حبشی لونڈی جس کا نام برکت تھا اور کنیت ام ایمن، یہی ام ایمن ہیں جنھوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گود کھلایا تھا۔

حضور ﷺ ابھی چھ سال کے تھے کہ حضرت آمنہ کا ارادہ ہوا کہ اپنے شوہر کی یادوفا میں یثرب (مدینہ) جا کر ان کی قبر کی زیارت کریں۔ چناں چہ وہ اپنے یتیم بچے محمد ﷺ اپنی خادمہ ام ایمن اور اپنے سرپرست عبدالمطلب کی وصیت میں پانچ سو کلو میٹر مسافت طے کر کے مدینہ تشریف لائیں، وہاں ایک ماہ قیام کر کے واپس ہوئیں لیکن ابھی ابتداء راہ ہی میں تھیں کہ بیماری نے آلیا۔ پھر یہ بیماری شدت اختیار کرتی گئی۔ یہاں تک کہ ابواء کے مقام پر داعی اجل کو لبیک کہہ گئیں۔ بوڑھے عبدالمطلب اپنے پوتے کو لے کر مکہ پہنچے ان کا دل اس یتیم پوتے کی محبت وشفقت کے جذبات سے تپ رہا تھا، ان کے جذبات میں پوتے کے لیے ایسی رقت تھی کہ ان کی اپنی صلبی اولاد میں سے بھی کسی کے لیے نہیں تھی کیوں کہ اب انہیں ایک نیا چرکا لگا تھا، ابن ہشام کا بیان ہے کہ عبدالمطلب کے لیے خانہ کعبہ کے سائے میں فرش بچھایا جاتا تھا اور ان کے سارے لڑکے ارد گرد فرش کے نیچے بیٹھتے تھے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے تو دادا کے ساتھ فرش پر بیٹھتے۔ اگر کوئی چچا باپ کے احترام میں آپ کو فرش سے نیچے اتارنے کی کوشش کرتا تو عبدالمطلب روک دیتے اور کہتے کہ میرے اس بیٹے کو چھوڑ دو اس کی تو شان ہی نرالی ہے۔ آپ ﷺ کی عمر ابھی آٹھ سال دو مہینے دس دن ہوئی تھی کہ دادا عبدالمطلب کا سایہ شفقت اٹھ گیا۔ ان کے بعد آپ کی کفالت چچا ابوطالب کے سپرد ہوئی۔

محبت الٰہیہ کتب کا پیکیج
فقیہ العصر مفتی اعظم حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ
محبتِ الٰہیہ
صفحات 374
2 عورت کے بندے
3 فتنہ انکار حدیث
4 بدعات مروجہ
5 نماز میں مردوں کی غفلتیں
6 نفس کے بندے
7 نماز میں خواتین کی غفلتیں
8 اسلام میں ڈاڑھی کا مقام
9 مرض وموت
10 اصلاح خلق کا الٰہی نظام
اصل قیمت 750/=
رعایتی قیمت 450/=
منی آرڈر روانہ فرمائیں ڈاک خرچ مفت
کتاب گھر
السادات سینٹر بالمقابل دارالافتاء والارشاد ناظم آباد نمبر 4، کراچی 75600
فون: 021-36688747,36688239
ایکسٹینشن: 211 موبائل: 0305-2542686

رسمِ وفا 18

مناجیہ جبیں

ابیہ حسب معمول اپنی درس قرآن کی کلاس میں آ گئی تو اس دن کلاس کے بعد ٹھہر گئی۔ جب اکثر خواتین چلی گئیں تو اس نے آگے بڑھ کر باجی کے سامنے اپنا مسئلہ رکھا جس کے بارے میں سوچ سوچ کر وہ پاگل ہو رہی تھی۔ انہوں نے بھرپور توجہ سے اس کی بات سنی۔

”کیا آپ کے انکار کی واحد وجہ ان کا شادی شدہ نہ ہونا ہے؟ یا اور بھی کوئی بات ہے؟“ انہوں نے نرمی سے کہا۔

”نہیں بس یہی بات ہے۔“ وہ دھیرے سے بولی۔

”دیکھیں ابیہ! قرآن پاک میں اللہ پاک فرماتا ہے ”الطیبٰت للطیبین “ اور ” الخبیثٰت للخبیثین “ یعنی پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لیے ہیں اور بُری عورتیں بُرے مردوں کے لیے۔ جب آپ نے اپنی زندگی کا رُخ اللہ پاک کی رضا کی طرف پھیر دیا تو وہ ذات جو بے حد قدر دان ہے، اس نے بھی آپ کو تنہا نہیں چھوڑا، آپ کے لیے ایک پاک مرد کا انتخاب کیا جیسا کہ آپ خود اعتراف کر رہی ہیں تو یہ تو اللہ پاک کی نعمت اور تحفہ ہے آپ کے لیے۔ وہ ذات کسی کی نیکی کو ضائع نہیں کرتی وہ رب تو خود کہتا ہے تم میرے پاس چل کر آؤ، میں دوڑ کر آؤں گا، بس آپ کا چلنا اس پاک ذات کو پسند آ گیا۔ اسلام میں ویسے بھی بیواؤں کے عقدِ ثانی کو پسند کیا گیا ہے تاکہ عورتوں کی عفت و عصمت محفوظ رہے، اور پھر یہ تو انتخاب بھی اللہ پاک کا ہے تو تردد کیسا؟“

”مگر باجی میں کوئی پاک عورت نہیں۔ ساری زندگی نافرمانی اور من مانی والی زندگی گزاری ہے۔ میری تو آنکھیں اب کھلنا شروع ہوئی ہیں۔“ وہ تسلیم ہی نہیں کر پا رہی تھی۔

طب یونانی، طب ہندی، طب نبوی اور قانون مفرد اعضاء کے ماہر
استاذ الحکماء
مطب حکیم محمود الحسن توحیدی
جس مطب کا افتتاح تقریباً 15 سال قبل
حضرت سید نفیس الحسینی شاہ رحمتہ اللہ
نے اپنے دست مبارک سے فرمایا
حکیم محمود الحسن توحیدی علماء و مشائخ امراء وزراء اور
داعی و مبلغ اسلام مولانا طارق جمیل صاحب
کے بھی معالج خاص ہیں
حکیم محمود الحسن توحیدی
دکھی مریضوں کی خدمت اس جذبہ سے کرتے ہیں کہ اللہ پاک ہمیں اپنے بندوں کی ہدایت اور شفاء کا ذریعہ بنا دے (آمین)
جو جانتے ہیں یقیناً وہ سب مانتے ہیں
خواتین و حضرات اور بچوں کے تقریباً تمام امراض کا علاج انتہائی توجہ سے کرتے ہیں
آپ بھی آزمائیں آپ بھی مان جائیں گے انشاءاللہ
فون پر مشورہ کر کے ادویات بذریعہ ڈاک بھی منگوا سکتے ہیں
تمام مریضوں کا معائنہ اور مشورہ مفت
غریب اور مستحق مریضوں کو دوا مفت دی جاتی ہے
بروز اتوار مطب بند رہتا ہے
ملاقات سے پہلے فون پر وقت ضرور لیں
0322-4719084 0300-4679784
متصل عسکری بنک چوک ناخدا وسن پورہ شاد باغ روڈ لاہور

”توبہ سے وہ سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں جو ماضی میں کبھی کیے تھے اگر توبہ سچی ہو، آپ غور کریں اللہ پاک نے آپ کی توجہ کی کتنی قدر کی کہ دنیا میں ہی نوازنا شروع کر دیا، آپ کو معلوم ہے حضرت آسیہ ؓ جب فرعون کے عہد میں فرعون کے حرم میں رہتے ہوئے کلمہ گو ہوئیں تو ان پر فرعون نے ظلم و تشدد کی انتہا کر دی، جب فرعون نے انہیں سولی پر چڑھایا تو انہوں نے اپنے اللہ سے دعا مانگی ” رب ابن لی عندک بیتاً فی الجنۃ “ اے اللہ! مجھے اپنے پاس جنت میں گھر عطا فرمانا۔ اللہ پاک نے ان کی استقامت کی اتنی قدر کی کہ جنت میں گھر بھی دیا اور گھر والا بھی دیا اور ایسے کہ اپنے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ سے ان کا نکاح فرما دیا۔ یہ ہے میرے اور آپ کے رب غفور کی رحمتوں کا ایک عکس، وہ تو سرچشمۂ رحمت ہے، اس رشتے کو اپنے رب کی رحمت اور انعام سمجھ کر قبول کیجیے۔ کیا پتا اللہ پاک نے آپ کے ایمان و ایقان کے لیے اس میں کتنی خیر رکھی ہو۔“ انہوں نے بہت سادے لب و لہجے میں ابیہ کو قائل کر لیا تھا۔ وہ اپنے قدر دان رب کی بے پناہ عطا کا احساس تشکر لے کھڑی ہو گئی۔

شام کو وہ سو کر اٹھی تو کافی کسلمندی چھائی ہوئی تھی۔ گھڑی دیکھی تو ابھی ساڑھے پانچ بجے تھے۔ وہ وضو کرنے چل دی۔ نماز سے فارغ ہو کر باہر آئی تو اماں اور بابا کی باتوں نے اس کے قدم روک لیے۔

”پتا نہیں کیوں مجھے لگتا ہے ریان ہماری ابیہ کی دعاؤں کا پھل ہے۔“ یہ اس کے بابا تھے۔ ”تم نے غور کیا کس قدر تبدیلی آ گئی ہے ہماری ابیہ میں، ہم ابیہ کی وہ تربیت نہ کر سکے جو ابیہ نے گردشِ حالات کے ہاتھوں سیکھیں اور تن تنہا اس پر چلتی رہی، ایک یتیم بچی کو اپنایا، اسے مسلمان بنایا، اللہ کو اس کے اعمال پسند آ گئے جو ریان جیسے شخص کا اس کے لیے رشتہ آیا ہے، میں جتنا اس رشتے پر غور کرتا ہوں میرا دل سکون سے بھر جاتا ہے۔“ ان کے لہجے میں بہت سکون اور خوشی کا عکس تھا۔

”دعا کریں کہ ابیہ بھی مان جائے، مجھ سے تو اس کی یہ ویران زندگی دیکھی نہیں جاتی اور نہ اس کے حال پر اس کو چھوڑ سکتی ہوں، پتا نہیں ماؤں کے درد اولاد کو کیوں نظر نہیں آتے۔“ اماں کا لہجہ یاسیت بھرا تھا۔

”پریشان نہ ہو اللہ پر چھوڑ دو، اگر اللہ نے ریان کو ابیہ کے لیے منتخب کیا ہے تو وہ خود ہی اس کے دل کو اس کی طرف مائل کرے گا۔“ بابا کے لہجے میں بلا کا یقین تھا اور یہی یقین ابیہ کے دل میں پیوست ہو گیا۔ اور اس نے سب کچھ اپنے مالک کے اوپر چھوڑ دیا۔

☆

اگلے ماہ کی 25 تاریخ طے کر دی گئی تھی۔ ابیہ سادگی چاہ رہی تھی مگر ریان کی بہرحال پہلی شادی تھی جس میں قریبی عزیز و اقارب کو مدعو کرنا ضروری تھا۔ ایڈووکیٹ ہمدانی صاحب نے ریان اور معیز کی پوری فیملی کو کھانے پر بلایا تھا۔ باتوں کا سلسلہ چل پڑا تو ماحول خوشگوار ہو گیا۔ ال اور رابعہ سارے گھر میں اچھلتی پھر رہی تھیں۔ درمیان میں ایڈووکیٹ صاحب کسی کام سے اٹھ کر باہر گئے تو معیز نے موقع پا کر ریان سے کہا۔

”مجھے لگتا ہے ایڈووکیٹ صاحب نے کسی خاص مقصد سے بلایا ہے۔“

”مثلاً۔“ وہ چونکا۔

”ممکن ہے وہ ابیہ کے گھر وغیرہ کے بارے میں بات کریں، ویسے یار تو اگر شادی کے بعد یہاں شفٹ ہو جائے تو کیا بُرا ہے۔“ معیز نے اکسایا۔

”یعنی گھر داماد بنانا چاہتے ہیں آپ مجھے کہ بیگم صاحبہ رخصت کرا کر مجھے یہاں لے آئیں۔“

”یہ مزہ بھی چکھ لے یار۔“ معیز نے شرارت سے کہا۔

’’اور پھر میں صبح بیگم کو بیڈ ٹی، منی کو فیڈر دوں، دوپہر میں نان بائی بن کر روٹیاں پکاؤں اور شام کو ان کی خدمت میں چائے پیش کروں۔‘‘ ریان نے دانت پیسے۔

’’زبردست یار...... کیا زبردست منظر ہوگا۔‘‘ معیز تخیل میں یہ منظر دیکھ کر مسکرایا۔ ریان نے اس کے چٹکی بھری تھی کہ ایڈووکیٹ صاحب واپس آگئے۔ ان کے آتے ہی معیز اور ریان سیدھے ہوگئے۔

’’کیوں بھئی تو جوانو پلاننگ ہو رہی تھی۔‘‘ انہوں نے مسکرا کر پوچھا۔

’’اصل میں بزرگوار بات یہ ہے کہ جب تک اپنے آس پاس لڑکوں میں سب کی شادی نہیں ہو جاتی ناں! تمام شادی شدہ حضرات اسے دیکھ کر جلتے رہتے ہیں، کیسی آزادی سے دندنا رہا ہے، کوئی ہے ہی نہیں جو تنخواہ کا حساب مانگے، شاپنگ کے پیسے لے، بچوں کے پیمپر منگوائے اور ڈاکٹروں کے چکر لگوائے، ہر روز 14 اگست اور ہر رات چاند رات ہے پھر یہ مظلوم طبقہ اسے جھولی بھر بھر کر دعائیں دیتا ہے کہ الٰہی کسی کو بھیج جو اسے کھونٹے سے لگادے اور جب ایسا ہو جاتا ہے تو پھر ہم شادی شدہ طبقے کو خواہ مخواہ کی ہمدردی ہو جاتی ہے، حاسدانہ جذبات، برادرانہ جذبات سے بدل جاتے ہیں۔‘‘ معیز نے نہایت سنجیدگی سے ناقدانہ جائزہ لیا جس پر ہمدانی صاحب کا بے ساختہ قہقہہ گونجا۔

☆

25 نومبر کو ابیہ نے پورے اخلاص کے ساتھ اپنی ذات کو اس شخص کے نام کر دیا جس کو اللہ پاک نے اس کے لیے چنا تھا، جس کے بارے میں اس کے باپ کے دل نے گواہی دی تھی کہ یہ اس کی دعاؤں کا پھل ہے، جس کے اخلاق کے چرچے اس نے سنے نہیں، مشاہدہ کیے تھے۔ جس نے اسے اس کی بیوگی کے داغ سمیت قبول کیا تھا اور اس کی بچی جو درحقیقت اس کی نہ تھی، کو چھاؤں دینے کا عہد کیا تھا، جس نے اس کی دولت، کاروبار سب کچھ قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا اور اسے فقط اپنے زورِ بازو پر بیاہنے آیا تھا۔

ادھر ریان نے اللہ کو گواہ بنا کر ’نیکی‘ کے لیے قدم اٹھا دیا تھا۔ ایسی نیکی جس کے بعد اندیشۂ گناہ نہ تھا، ایسی نیکی جس نے اسے دل کا سکون عطا کیا تھا۔ اب وہ سمجھا تھا کہ نیکی کر کے دلوں کی سرزمین سے نور کے چشمے کیسے پھوٹتے ہیں؟ آج اس کا دل نور کا مسکن تھا۔ (جاری ہے)

بطلِ جلیل کے آخری لمحات

ایک صلیبی مؤرخ صلیبی جنگوں کی ناکامی کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

’’پاپائے روما کی فریاد سنتے ہی کل مسیحی دنیا نے ہتھیار اٹھا لیے تھے، قیصر فریڈرک، شاہانِ انگلستان و فرانس و سسلی آسٹریا کا لیوپلولڈ، برگنڈی کا ڈیوک، فلانڈر کا کاؤنٹ، سینکڑوں مشہور و معروف بیرن، اور تمام عیسائی قوموں کے نائٹ، یروشلم کا عیسائی بادشاہ اور فلسطین کے دیگر عیسائی والیانِ ملک، طبقہ داویہ اور طبقہ المبطار کے بڑے بڑے شہسوار، یہ سب کے سب اس کوشش میں مصروف رہے کہ بیت المقدس پر اپنا قبضہ جمالیں اور یروشلم کی مسیحی سلطنت جو مٹنے کے قریب ہے پھر شاداب ہو جائے...... لیکن اس کا انجام کیا ہوا؟ اس عرصے میں قیصر فریڈرک فوت ہوگیا، شاہانِ انگلستان و فرانس اپنے اپنے ملک لوٹ گئے جبکہ ان کے بڑے عالی مرتبت معزز ساتھی سرزمین ایلیا میں دفن ہوگئے۔ اس کے باوجود القدس سلطان صلاح الدین ایوبی ہی کے پاس رہا۔‘‘

دس گنا صلیبی افواج کے سیلاب کو روکنا اور منہ توڑ جواب دینا بلاشبہ چھٹی صدی ہجری میں اسلام کا زندہ معجزہ تھا۔ سلطان صلاح الدین ایوبی نے جس پامردی سے اس ہولناک یلغار کا مقابلہ کیا وہ تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھی جائے گی۔ سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ سے جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کیا اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ حکومت، طاقت اور اختیار کو اسی کی رضا مندی اور طاعت میں صرف کرتے ہوئے دشمنوں سے مسلسل جہاد کیا بیت المقدس کو آزاد کرا لیا اور زندگی کے آخری لمحے تک اپنی جان سے بڑھ کر اس کی حفاظت کی۔

جہاد کی پرمشقت زندگی اور مسلسل بے آرامی نے سلطان کو مستقل مریض بنا دیا تھا، مرض کی شدت میں رمضان کے کئی روزے قضا ہوگئے مگر جہاد نہ چھوٹا، اب جو موقع ملا تو روزے قضا کرنا شروع کر دیے، معالج نے ان کی تکلیف کا لحاظ کرتے ہوئے اس سے منع کیا مگر سلطان نے یہ کہہ کر ’’نہ معلوم آیندہ کیا حالات پیش آئیں‘‘ تمام قضا روزے پورے کیے۔

وسط صفر ۵۸۹ھ میں مرض شدت اختیار کر گیا اور وفات سے تین روز قبل غشی کی سی حالت طاری ہوگئی، معلوم ہوتا تھا کہ بیس سال کا تھکا ماندہ مجاہد تکان اتار رہا ہے۔ ۲۷ صفر (۳ مارچ ۱۱۹۳ء) کی صبح کا ستارہ افق پر نمودار ہوا تو سلطان صلاح الدین ایوبی کی نبضیں ڈوب رہی تھیں۔ شیخ ابوجعفر رحمہ اللہ نے سکرات موت کے آثار محسوس کر کے سورہ حشر کی تلاوت شروع کی جب آیت ’’هو الله الذی لا اله الا هو عالم الغيب والشهادة‘‘ پہنچے تو یکایک سلطان نے آنکھیں کھول دیں، مسکرائے اور تبسم ریز لہجے میں کہا: ’’سچ ہے‘‘ یہ کہہ کر ہمیشہ کے لیے آنکھیں بند کر لیں۔ سلطان کے غم میں ہر آنکھ اشکبار نظر آتی تھی، صلیبی دنیا کے چھکے چھڑا دینے والے بطلِ جلیل کا انتقال اس حال میں ہوا کہ ترکے میں کوئی باغ اور مکان نہ چھوڑا تھا۔ اتنی رقم بھی نہ تھی کہ تجہیز و تکفین کے اخراجات پورے ہو سکتے۔ قرضہ لے کر کفن منگوایا گیا۔ (مرسلہ: سلمیٰ یوسف۔ لاہور)

عاشقِ رسول !؟

آ۔ح بنت حبیب الرحمٰن۔ملھوالی

ربیع الاول کا آنا تھا کہ محلے کے ہر گھر سے میلاد کی دعوت آنے لگی اور ہر جانب سے ”آگئے سرکار“ کے نعرے بلند ہونے لگے۔ دیگیں پکنے لگیں اور مسجدوں میں برقی قمقموں سے چراغاں کیا گیا۔ انہی ہنگاموں سے متاثر ہو کر ایک دن ثانیہ نے میلاد کی دعوت کرنے کا سوچا کہ کچھ اس کی بھی محلے میں واہ واہ ہو جائے۔ آخر کو اس سال اس نے پورے گھر کی سیٹنگ بدلی تھی۔ یہی سوچ کر اس نے پروگرام ترتیب دیا اور محلے کے گھروں میں دعوت دینے کے لیے نکل گئی۔ سب سے پہلے وہ اپنے محلے کے نئے کرائے دار پروفیسر محمد علی صاحب کے گھر دعوت دینے آئی تھی، خاطر مدارت کے بعد اس نے مدعا بیان کیا تو پروفیسر صاحب کی بیٹی نے بڑے اچھے انداز میں اس سے معذرت کی کہ ہم لوگ میلاد کی محفلوں میں شریک نہیں ہوتے، یہ سب بدعات ہیں۔ بس پھر کیا تھا، بحث چھڑ گئی کیوں کہ ثانیہ نے بھی عالمہ کورس کیا ہوا تھا۔ پروفیسر صاحب کی بیٹی مومنہ عالمہ تو نہیں تھی لیکن اس کا مطالعہ بہت اچھا تھا۔

”باجی! بحث کی میری عادت نہیں، لیکن آپ اصرار کر رہی ہیں تو یہ بتایئے کہ آپ کے مطابق آپ ﷺ آپ کے گھر تشریف لاتے ہیں! اب مثال کے طور پر یہ بتایئے کہ آپ نے کسی کو اپنے گھر خصوصی مہمان کے طور پر بلایا ہے، دیگیں پکوائی ہیں، حلوہ شریف بھی پکا ہے، اب مہمان خصوصی صاحب بھی تشریف لے آئے، آپ کی محفل میں شرکت کی۔ مگر بعد میں آپ کی ایک سہیلی کہتی ہے کہ وہ معزز مہمان تو میرے گھر میں اسی دن فلاں وقت پہ آئے تھے، تو بتایئے کہ آپ اس کو جھٹلائیں گی کہ نہیں کہ اُس وقت تو میرے پاس تھے۔ تیسری سہیلی آ کر کہتی ہے کہ اُن کا اکرام تو میں نے بھی کیا تھا بریانی کے ساتھ۔ اب آپ کیا کہیں گی، یہی ناں کہ وہ دونوں جھوٹ بول رہی تھیں۔“

ثانیہ جھٹ بولی۔ ”ظاہری بات ہے کہ مہمان خصوصی ایک وقت میں تین گھروں میں تو نہیں جا سکتا۔“

”تو یہ سینکڑوں گھرانے جب اس بات کا دعویٰ کریں کہ کہ سرکار ان کے گھر بنفس نفیس خود تشریف لاتے ہیں تو آپ کیسے مان لیتی ہیں؟ کیا یہ سمجھ میں آنے والی بات ہے؟“ ثانیہ پھٹی آنکھوں سے بس مومنہ کو دیکھے گئی، کچھ کہہ نہ سکی۔

”اچھا چلیں یہ بتائیں کہ مہمان خصوصی کا استقبال بقول ہمارے استاد جی محترم کے دھڑل دھڑل کر کے کیا جاتا ہے، یہ کچھ سمجھ نہیں آتا۔ ہمارے پیارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو سچے عاشق رسول تھے، دربار نبوی میں ایسے بیٹھتے تھے گویا سروں پر پرندے بیٹھے ہوں اور ہلنے سے اڑ جائیں گے۔ یہ عاشق کون سی بستی کے رہنے والے ہیں، جو جنون میں کپڑے بھی پھاڑ دیتے ہیں۔“ مومنہ رکی تو ثانیہ بولی۔

”ہمیں تو ہمارے مدرسے میں اسی چیز کی تعلیم دی گئی تھی اور ثواب کی چیز بتایا گیا۔“

”میری بہن! اللہ رب العزت نے انسان کو عقل بھی تو دی ہے سمجھنے کے لیے کہ وہ سوچے تو سہی کہ وہ کس راستے پر جا رہا ہے۔“

”میرے ذہن میں ایک سوال آ رہا ہے۔“

”ہاں ہاں کہیے!“

”ہمیں ہمارے باجی صاحبہ بتاتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ حاضر و ناظر ہیں، وہ دلیل دیتے تھے کہ قبر میں فرشتے میت کو آپ علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے کہیں گے ماتقول لھذا الرسول؟ (تم اس رسول کے بارے میں کیا کہتے ہو؟) ھذا اسم اشارہ سے تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ خود قبر میں حاضر ہوتے ہیں۔“

مومنہ نے گہری سانس لی۔ ”باجی! پہلی بات تو یہ ہے کہ آخرت یا عالم برزخ کے احوال کو دنیا کے احوال پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ دوسرا یہ کہ ہو سکتا ہے کہ عالم برزخ میں تمام پردے ہٹا کر میت کو رسول اللہ ﷺ کی شبیہ دکھائی جاتی ہو اور اس کی طرف اشارہ کیا جاتا ہو یا یہ کہ آپ کے مشہور و معروف ہونے کی بنا پر ہر شخص اپنے آخری نبی کو پہچانتا ہے تو قبر میں جاتے ہی بھول تو نہیں جاتا، اس لیے اسم اشارہ کا استعمال کیا گیا ہو، اس سوال کا ایک جواب یہ ہے کہ یہاں پر غیر محسوس مبصر کو محسوس بالمبصر کے قائم مقام کر دیا گیا ہے (یعنی کہ نظر نہ آنے والے کو نظر آنے والے کے قائم مقام کر دیا گیا ہے)۔ اس کی دلیل کے طور پر دیکھیے کہ جب ہرقل کے پاس ابوسفیان کا قافلہ آیا تھا تو ہرقل نے کہا کہ تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ حالاں کہ اس وقت آپ ﷺ موجود نہیں تھے، پھر بھی اس نے ھذا کا استعمال کیا یعنی غیر محسوس مبصر کو محسوس بالمبصر کے قائم مقام کیا۔ اصل بات یہ ہے باجی کہ جب اللہ رب العزت کسی کے کانوں اور دلوں پر مہر لگا دیں تو سامنے کی بات بھی سمجھ نہیں آتی۔

مومنہ نے دیکھا کہ ثانیہ کا جوش و خروش ختم ہو گیا ہے اور اس کے چہرے پر سوچ و بچار کے آثار ہیں تو اس نے لوہا گرم دیکھ کر مزید چوٹ لگائی۔

”باجی! اگر رسول اللہ ﷺ حاضر و ناظر ہوتے تو پہلے تو اپنی حیات میں ہوتے۔ ایک دفعہ صبح مسجد میں خادم یا خادمہ کو نہ پا کر پوچھا کہ فلاں کہاں ہے؟ (روایت میں اختلاف ہے کہ وہ مرد تھا یا عورت تھی؟) صحابہ کرام نے فرمایا وہ تو فوت ہو گیا یا ہو گئی۔ ہم نے رات کو ہی جنازہ پڑھ کے دفنا دیا کہ رات ہے آپ کو تکلیف ہو گی؟ تو آپ علیہ السلام کو بہت افسوس ہوا آپ ﷺ تشریف لے گئے اور جنازہ پڑھا (یہ صرف آپ کی خصوصیت تھی)، اگر آپ ﷺ حاضر و ناظر ہوتے تو پھر آپ کو پوچھنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی کہ خادم کہاں ہے؟ اگر آپ ﷺ حاضر ناظر ہوتے تو حضرت اماں عائشہ رضی اللہ عنہا سے نہ پوچھتے کہ گھر میں کھانے کو کچھ ہے؟“

ثانیہ شرمندہ شرمندہ بیٹھی تھی۔ ”مومنہ! ہمیں مدرسے میں بتایا گیا تھا کہ آپ ﷺ حاضر و ناظر، مشکل کشا اور حاجت روا ہیں، میلاد منانے سے خوش ہوتے ہیں اور آتے ہیں، اس کا بہت ثواب ہے، مجھے تو یہ سب معلوم ہی نہ تھا۔“ مشکل کشا کی بات سن کر مومنہ بولی۔

”باجی! قرآن پاک میں ہے کہ زمین و آسمان کے تمام بھیدوں کا راز داں وہی ہے اور یہ کہتا ہے کہ ولی سب کچھ جاندا اے۔ قرآن کہتا ہے کہ اللہ ہی ہے جو سب کی بگڑی کو بناتا ہے، جس کی بگاڑ دے اس کو سنوار کوئی نہیں سکتا، جس کی سنوار دے اس کو اس کو بگاڑ کوئی نہیں سکتا اور یہ کہتے ہیں کہ او بگڑی بنان والے نے، اے بابا جی بارش برسان والے نے، اے رزق دینے والے نے۔ ثانیہ کی آنکھوں سے آنسو ٹپاٹپ گر رہے تھے۔ کچھ مومنہ کے الفاظ کی تاثیر بھی تھی، کچھ اپنی ناسمجھی پر ندامت بھی۔

”اور میلاد کی بات ہے تو سنیے کہ میلاد آپ ﷺ کی پیدائش کی خوشی میں منایا جاتا ہے۔ مگر یہ بھی تو سوچیے کہ اسی تاریخ کو آپ ﷺ کی وفات بھی ہوئی ہے اور صحابہ کرام نے کبھی میلاد منایا نہ تابعین

زیب و زینت

بیوٹیشن رخسانہ ظفر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

❖ محترمہ رخسانہ باجی! آپ کوئی بالوں کے لیے گھر پر بننے والا کوئی بہترین تیل اور شیمپو بنانے کی ترکیب بتا سکتی ہیں جن سے بال بہت گھنے اور لمبے ہو جائیں۔ میرے میاں کو لمبے بال بہت پسند ہیں۔ لیکن میرے بال ہیں کہ بڑھتے ہی نہیں۔ گھنے بھی نہیں ہیں۔ عجیب روکھے روکھے سے ہیں۔ نیچے سے دوشاخے ہو جاتے ہیں اس لیے مجبوراً تھوڑے سے کاٹنے پڑتے ہیں۔ میری اماں کہتی ہیں کہ یہ سب تمہارے موئے بازاری شمپو کی وجہ سے ہوا ہے۔ باجی اس میں کچھ حقیقت بھی ہے کیوں کہ آٹھویں تک میرے بال بہت ہی اچھے تھے اور میری امی کے بال تو ابھی تک بھی بہت اچھے ہیں اور اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے خود بھی اور ہمیں شروع سے نائلون والے سرخ ۱۰۱ صابن سے بال دھلوائے۔ کبھی بال گرنے کی شکایت نہیں ہوئی۔ لیکن پھر 9th میں آ کر اور کلاس فیلوز کے دیکھا دیکھی ہمیں بھی شیمپو کا شوق ہوا اس لیے ضد کر کے شیمپو استعمال کرنا شروع کر دیا۔ پہلے پہل تو بال بہت خوبصورت، نرم، چمکدار لگے کیوں کہ وہ شیمپو جو میں لے کر آئی تھی، ٹو ان ون تھا یعنی اس میں کنڈیشنر بھی تھا۔ بہرحال چند ماہ بعد جڑ سے بال ٹوٹنے لگے۔ اور اب پانچ سال ہو گئے ہیں، میری شادی بھی ہو گئی ہے لیکن بال پہلے جیسے نہیں رہے۔ اب شیمپو کی بھی کچھ ایسی عادت ہو گئی ہے کہ دوبارہ وہی نائلون والا صابن شروع نہیں کیا جاتا۔ کچھ مجھے شرم بھی آتی ہے۔ بہرحال آپ کوئی گھریلو تیل، ٹانک اور شیمپو بتا دیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔ (حمیرا راشد۔ کراچی)

ج: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

بالوں کو لمبا کرنے کے لیے بال دھونے کے بعد جب وہ خشک ہو جائیں تو ذرا سخت ہاتھوں سے 25-20 مرتبہ کنگھا کریں۔ گھر میں کنڈیشنر بنانے کا طریقہ لکھ رہی ہوں۔

انڈے دو عدد، Mayoneise ایک کھانے کا چمچ، ایلوویرا ایک پتا (سارا جیل نکال لیں)، شہد ایک چمچ، ان سب چیزوں کو ہینڈ بیٹر سے یکجان کر لیں۔ تین مہینے تک ہفتے میں دو دن استعمال کریں، بال نہایت چمکیلے اور ملائم ہو جائیں گے۔ ۱۰۱ صابن سے بال دھونے کا مشاہدہ میرا نہیں ہے، اگر کسی بہن کا ہے تو وہ عمل کریں۔

❖ باجی صاحبہ! میری عمر 18 سال ہے۔ میرا مسئلہ یہ ہے کہ میرے چہرے پر دانے نکلتے ہیں اور داغ چھوڑ جاتے ہیں۔ دانے تو بہت کم نکلتے ہیں مگر جو بھی نکلتا ہے داغ چھوڑ جاتا ہے اور میرے چہرے پر بال بہت ہیں۔ کوئی آسان حل تجویز کریں، جزاک اللہ۔ (بنت عبداللہ۔ ساہیوال)

ج: چہرے پر دانوں کے لیے ملتانی مٹی کا ماسک لگائیں۔ دانوں کے نشان کے لیے Neutrogena کا Spot stress control استعمال کریں۔

پلکوں کے بال کیسے بڑھیں؟

شمارہ نمبر 559 میں نئے سلسلے 'زیب و زینت' کے کالم میں بنت شیخ ناصر صاحبہ کا مسئلہ پڑھا جس میں محترمہ نے لکھا کہ ان کی پلکیں شروع ہی سے بہت کم ہیں، نہ صرف لمبائی میں کم ہیں بلکہ بال بھی بہت کم ہیں، اس لیے آنکھیں عجیب سی نظر آتی ہیں۔ اس کے جواب میں باجی رخسانہ ظفر صاحبہ نے جواب دیا کہ اس مسئلہ کا کوئی اطمینان بخش حل کیسٹر آئل کے علاوہ ان کے علم میں نہیں ہے۔ آخر میں انہوں نے کھلے دل سے تمام قاریات بہنوں کو دعوت دی کہ اگر کوئی بہن کوئی اور مفید ٹپ جانتی ہوں تو لکھیں۔

یہ پڑھ کر میرے دماغ میں فوراً یہ حدیث آئی:

اکتحلوا بالاثمد فانه یجلوا البصر وینبت الشعر (مشکوۃ المصابیح)

"اثمد" سرمہ لگایا کرو اس لیے کہ یہ بینائی کو تیز کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے۔"

اثمد سرمہ کا استعمال میرے روزانہ کے معمولات میں ہے، جس سے نہ صرف میری پلکیں زیادہ پیاری ہو گئی ہیں بلکہ مجھے اور بھی کئی فائدے حاصل ہوئے ہیں، لہٰذا میں اپنی بہن بنت شیخ ناصر صاحبہ کو اثمد سرمے کا مشورہ دوں گی۔

اہلیہ مزمل فاروق۔ کراچی

اثمد سرمہ خاص قسم کا سرمہ ہوتا ہے، یہ عرب میں بھی پایا جاتا ہے لیکن کہا جاتا ہے کہ زیادہ تر اصفہان کے علاقے میں پایا جاتا ہے اور وہیں سے لایا جاتا ہے۔ اس کی یہ خصوصیت ہے کہ یہ کالا نہیں ہوتا۔ عام سرمے تو کالے ہوتے ہیں، یہ براؤن رنگ کا ہو بلکہ کسی قدر سرخی مائل ہوتا ہے۔ حج وعمرے پر جانے والے زائرین خصوصی طور پر اپنے دوست احباب کے لیے اثمد سرمہ تحفہ میں لے کر آتے ہیں۔ اگر فائدہ ہو تو ہمیں دعاؤں میں یاد رکھیے گا۔ آخر میں تمام قاریات بہنوں سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

نے، نہ تبع تابعین نے، جو سب سے بڑے اور سچے عاشق رسول تھے کہ ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ حضور ﷺ کی اتباع میں گزرتا تھا۔ یہ تو چھ صدیوں کے بعد ایک بادشاہ نے اپنی سیاست چمکانے کے لیے میلاد منایا تھا۔ آج کا عاشق رسول بھی سال میں ایک دن میلاد منا کر پورے سال کے شرعی تقاضوں کو معاف کرا لیتے ہیں۔ عاشقِ رسول بھلا ایسے ہوتے ہیں کہ نہ چہرے پر سنت سجی ہے نہ کوئی کام ہی سنت کے قریب ہے، یہ سب بدعات ہیں اور آپ ﷺ کے فرمان کا مفہوم ہے کہ جس نے دین میں اضافہ کیا وہ بدعتی ہے اور بدعتی کا ٹھکانہ جہنم ہے۔"

ثانیہ کانپ گئی۔ "میں توبہ کرتی ہوں کہ آئندہ میلاد مناؤں، تم اب بتاؤ کہ میں کیا کروں؟"

"باجی! سچے دل سے توبہ کرنے سے اللہ پاک معاف فرما دیتا ہے۔ اس کے علاوہ نبی کریم ﷺ سے سچے عشق کی علامت تو یہ ہے کہ زندگی کا ہر لمحہ آپ ﷺ کی سنت کے مطابق گزرے۔ سنتوں کا اہتمام اور درود شریف کی کثرت ان شاء اللہ حضور ﷺ کی سچی محبت ہمارے دلوں میں پیدا ہوگی، اس کے علاوہ گھر والوں پر بھی محنت کیجیے اور اگر ہو سکے تو اپنے محارم کے ذریعے کسی اللہ والے سے اصلاحی تعلق قائم کیجیے تاکہ اصلاح ہوتی رہے۔" ثانیہ نے مسکرا کر میمونہ کا ہاتھ تھام لیا اور کہا۔

"جزاکم اللہ خیرا......"

آہ! عرب کے مہمان

ام ابی ھریرہ

کچھ دن پہلے کی بات ہے ہم آرام کر رہے تھے کہ موبائل پر پیغام آمد کی ٹون بجی۔ فون اٹھا کر دیکھا تو ہماری خالہ محترمہ کا میسج آیا ہوا تھا۔ لکھا تھا کہ ان کے گھر کے قریب ہی مراکش کی مستورات کی جماعت آئی ہوئی ہے۔ نصرت کے لیے آجاؤ۔ بہت ہی اچھے لوگ ہیں اور انہیں تین نقد جماعتیں اپنے اس سہ روزہ سے ضرور چاہئیں۔"

ویسے تو اس محلے میں ہماری خالہ کے ہی گھر ہمیشہ مستورات کی جماعت کو ٹھہرایا جاتا ہے مگر اس مرتبہ ان کی طبعیت ناساز تھی، جس کی وجہ سے مراکش کی جماعت کو کسی اور ساتھی کے گھر ٹھہرادیا گیا تھا۔ بہرحال پیغام پڑھ کر دل بے قابو ہوگیا کہ کسی طرح میں بھی فوراً پہنچ جاؤں مگر افسوس کہ اگلے تین دنوں تک کوشش کے باوجود ہم لوگ نہ جاسکے۔ بس اللہ ہی کا حکم نہ تھا۔ البتہ روزانہ فون پر اپنی خالہ سے وہاں کی تفصیلات پوچھتے رہے اور وہ بھی ہمیں ایک ایک بات بتاتی رہیں، جو بیان ہوتا تھا وہ ہمیں فون پر اس کا خلاصہ بتادیتی تھیں۔ خالہ نے بتایا کہ جماعت کی مستورات بہت ہی اچھے اخلاق کی مالک ہیں۔ نرم گفتار، محبت گویا ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ عاجزی انکساری، اپنے کو سب سے کم تر سمجھنا، ان کو دیکھ کر خود بخود اللہ یاد آتا تھا۔ خالہ بتاتی ہیں کہ عربی زبان بولتی تھیں مگر ہم لوگوں کو ان کی بات سمجھنے میں ذرا دقت نہیں ہوتی تھی۔ لگتا ہی نہیں تھا کہ وہ عربی ہیں اور ہم عجمی۔ بالآخر تین دن گزار کر یعنی اپنا سہ روزہ پورا کرنے کے بعد وہ جماعت گلشن اقبال سے نارتھ ناظم آباد چلی گئی۔ جماعت کی رخصتی کے وقت خالہ کے بقول سب بہت روئے اور روتے ہوئے عرب و عجم ایک دوسرے سے علیحدہ ہوئے۔ اُدھر مرد حضرات جو کہ مسجد میں ٹھہرے ہوئے تھے یعنی ان مستورات کے محرم، ان سے ملاقات کے لیے ہمارے بھائی نصرت گئے اور جب وہ جماعت نارتھ ناظم آباد کی جامع مسجد فاروق اعظم میں پہنچی تو ہمارے بھائی وہاں بھی نصرت کے لیے گئے۔ عربی ہونے کے باوجود جماعت کے امیر صاحب نے فرمایا کہ پاکستان میں تبلیغ کے کام کو جو فروغ ہے وہ حقیقت میں اب عرب میں بھی نہیں ہے۔ ہمارے بھائی نے امیر صاحب سے کہا کہ یہ تو آپ لوگوں کی انکساری ہے۔ اصل کام تو یہ عرب ہی کا ہے۔

بہرحال ابھی نارتھ ناظم میں ان کا دوسرا ہی دن تھا کہ کراچی کے حالات بگڑ گئے۔ اس دن پے در پے ٹارگٹ کلنگ میں لوگوں کے مرنے کی خبریں آرہی تھیں۔ عشاء کا وقت تھا، نماز کے بعد تعلیم ہوئی، تعلیم کے بعد جماعت کے امیر صاحب نے محلے میں ملاقات کروانے کے لیے لوگوں کو تیار کیا تو ایک نوجوان ملاقات کروانے کے لیے تیار ہوگیا۔ امیر صاحب نے دو مراکش کے ساتھیوں ضعیف العمر جناب شیخ عبدالمجید صاحب اور شیخ خطاب کو اس نوجوان کے ساتھ بھیجا۔ مسجد سے دعا کر کے جماعت نکلی، محلے میں ملاقاتیں ہوئیں۔ اللہ رسول کی دعوت چلی، قبر آخرت کے تذکرے ہوئے، پھر لوگوں سے دوسرے دن کا وقت لے کر جماعت واپس مسجد آنے لگی۔ ابھی مسجد کے دروازے تک ہی پہنچے تھے کہ وہ ہوگیا جس کا کسی نے تصور بھی نہیں کیا تھا۔ ظالم دہشت گرد کسی کونے سے نکلے اور انہوں نے مسجد کے باہر کھڑے عرب مہمانوں پر اندھا دھند گولیاں برسانا شروع کردیں اور انہیں بے دردی سے موت کی آغوش میں پہنچا کر شہادت کے رتبے پر فائز کردیا۔ دونوں عرب مہمانوں کے ساتھ وہ نوجوان بھی شہید ہوا جس کا اس وقت تک صرف ایک سہ روزہ لگا تھا۔ فوراً ہی یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح ہر طرف پھیل گئی اور ہر دل خون کے آنسو رونے لگا۔ یا اللہ! یہ کیا ہوگیا وہ تو بے چارے اس ملک کے باسی بھی نہیں تھے۔ ایک سال کے لیے اپنا وطن چھوڑ کر صرف اللہ کی طرف لوگوں کو بلانے کے لیے نکلے ہوئے تھے۔ اللہ کے دین کو پھیلانے نکلے تھے، ظالموں نے انہیں ہی نشانہ بنالیا۔ اس واقعے کے بعد جب ہمارے بھائی مسجد فاروق اعظم پہنچے تو ہمارے بھائی کا کہنا تھا کہ ہم امیر صاحب کے پاس تعزیت کی نیت سے گئے تھے اور ہماری آنکھیں اشکبار تھیں، دل غم سے پھٹا جارہا تھا اور یہ سوچ کر ندامت ہورہی تھی کہ اُن کا سامنا کیسے کرپائیں گے؟ مگر جب ہم اُن سے ملے تو جماعت کے امیر صاحب نے ہمیں منع کیا کہ شہادت پر رویا نہیں کرتے۔ ہمیں تو افسوس ہے کہ ہم کیوں ان کی جگہ نہیں تھے۔ ہمارے بھائی حیرت سے ان مہمانوں کو دیکھتے رہے اور ان کے صبر کو دیکھ کر سارے لوگوں کو اللہ نے صبر دے دیا۔

ہماری خالہ ان کی مستورات کے پاس گئیں۔ ان شہیدوں کی بیواؤں کو دیکھ کر ان کا دل بھی خون کے آنسو رو رہا تھا۔ اتنی جوانی میں انہوں نے بیوگی کی چادر اوڑھ لی اور وہ بھی پردیس میں۔ خالہ کہتی ہیں کہ ان کی طرف دیکھا نہیں جاتا تھا مگر اللہ نے ان کو ایسا صبر دیا تھا جو دیکھنے کے قابل تھا۔ ان شہیدوں کی جوان بیواؤں نے بھی یہ کہہ کر اپنے لیے جنت خرید لی کہ کوئی بھی اس سانحے پر آنسو نہ بہائے، ہم کو اللہ نے صبر دے دیا ہے۔ ہم اپنے شوہروں کی شہادت پر صبر کرتے ہیں اور ان شاء اللہ ہم اب اپنے شوہروں سے جنت میں ملیں گے اور وہاں ہمیں کوئی بھی جدا نہیں کرسکے گا۔ اور جب انہوں نے یہ بتایا کہ جن دو مراکش ساتھیوں کی شہادت ہوئی تھی، وہ دونوں یہ دعا کرتے تھے کہ اللہ ہمیں اپنے راستے میں شہادت عطا فرمائے، بلکہ ان میں سے ایک شیخ عبدالمجید تو بار بار مراکش سے نکلتے وقت اپنی اہلیہ کو بار بار یہ کہتے تھے کہ اللہ ہمیں واپس نہ لوٹائے اور تم دعا کرو کہ میری قبر اللہ کے راستے میں بنے۔ یہ سن کر سب لوگ بے اختیار اس دعا کی قبولیت پر رو پڑے۔

واہ کیا جذبہ پایا ہے کہ صرف اپنے اللہ کے لیے، اپنے رسول ﷺ اور اپنے دین کی خاطر اپنا وطن گھربار چھوڑ کر اتنی دور آنا اور پھر اسی کام میں اللہ کو جان دینے کی تمنا کرنا۔ ان مستورات کا بھی جذبہ بھی قابل رشک تھا کہ اتنی دور سے اپنے محارم کے ساتھ آئی تھیں اور اب کیسے صبر کے ساتھ اپنے محرم کے بغیر واپس اپنے وطن جائیں گی، مگر دوسروں کو تلقین کرتی رہیں کہ شہادت پر غم نہ کریں۔ ایک لمحے کے لیے یہ بات میں نے اپنے اوپر رکھ کر سوچی تو دل کانپ کانپ گیا۔ شوہر ایک عورت کے لیے کیا ہوتا ہے یہ ہم اور آپ بہت بہتر طور پر جانتے ہیں۔ اللہ سب کے گھر والوں کو سلامت رکھے اور ہم سب کو ان عرب کے مہمانوں جیسی استقامت عطا فرمائے (آمین)۔

ان دونوں مراکش کے شہیدوں کی دعا اس طرح قبول ہوئی کہ اپنے گھروں سے ہزاروں کلومیٹر دور ان کی قبریں جامعہ بنوریہ العالمیہ سائٹ کراچی میں بنیں۔ آخری مرتبہ ان عرب کے مہمانوں سے ہمارے بھائی کی ملاقات کراچی کے تبلیغی مرکز مدنی مسجد میں شب جمعہ میں ہوئی اور پھر اس مہمان جماعت کو رائے ونڈ بلوالیا گیا۔ اللہ سے دعا ہے کہ اللہ ان عرب کے مہمانوں کو اپنی رحمت کی چھاؤں میں لے لے اور جس نیک مقصد کے لیے وہ لوگ اپنے وطن سے دور سال بھر کے لیے نکلے ہیں، اس مقصد کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

بزمِ خواتین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

❖ ایک بار ہم نے ردی والے کے پاس خواتین کا اسلام کے شمارے یکھے تو خرید لیے کہ شاید غلطی سے ردی کے ساتھ یہ شمارے بھی آ گئے ہوں گے، لیکن کچھ دن پہلے جیسے ہی گھر سے نکلی تو دیکھا کہ سامنے ہی خواتین کا اسلام کے شمارے کچرے میں جل رہے تھے۔ پتا نہیں کس نے آگ لگائی تھی۔ دو شمارے تو بالکل جل گئے، جبکہ ایک کی آگ جلدی جلدی بجھا کر اس کو اٹھایا، ابھی بھی وہ اُدھ جلا شمارہ میرے پاس محفوظ ہے۔ اتنے پیارے رسالے کو اس حالت میں دیکھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے۔ کیا یہ ایسی چیز ہے کہ پڑھ کر ردی والے کو بیچ دیا جائے یا اس کے اندر پراٹھے لپیٹ لیے جائیں یا اس کو جلا دیا جائے؟ نہ جانے کتنے لوگوں کی دن رات کی محنت سے یہ رسالہ ہم تک پہنچتا ہے۔ بہنوں سے گزارش ہے کہ اس کو پڑھ کر محفوظ کریں۔ اس کا لفظ لفظ آنے والی نسل کے لیے قیمتی موتیوں کی طرح ہے۔ (طوبیٰ مریم۔ جیکب لائن کراچی)

❖ انکل! آپ بھی ہر خط کے نیچے جواب لکھنے کی رسم شروع کر دیجیے۔ بزم خواتین کی رونق میں اضافہ ہو جائے گا۔ (نور سحر۔ لاہور کینٹ)

ج: جواب طلب بات ہو تو ضرور لکھتے ہیں۔

❖ خواتین کا اسلام کی قاریات میں اللہ کے فضل وکرم سے دن بدن اضافہ ہو رہا ہے اور ان میں کئی قاریات باصلاحیت اور لکھنے کی متمنی ہوتی ہیں لیکن چوں کہ ان کو لکھنے کے اصول وشرائط معلوم نہیں ہوتے اس لیے وہ کشمکش میں مبتلا رہتی ہیں اور لکھنے سے رہ جاتی ہیں۔ آپ وقتاً فوقتاً لکھنے کے اصول وشرائط لگا دیا کریں تا کہ ان کے لیے آسانی رہے۔ (اخت حافظ محمد رمضان۔ لاہور)

❖ خواتین کا اسلام کا ہر شمارہ بہترین جا رہا ہے۔ اب قوس وقزح کے سارے رنگ شمارے میں نظر آتے ہیں۔ قسط وار ناول رسم وفا بھی دھیمی رفتار سے آگے بڑھ رہا ہے۔ کہنا یہ تھا کہ شاید آپ کو معلوم نہ ہو کہ اس ناول کی چند قسطیں میں نے حیا ڈائجسٹ میں پڑھ رکھی ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ مصنفہ نے کافی مفید تبدیلیاں کر کے آپ کو بھیجی ہے لیکن پھر بھی ہے یہ شایع شدہ۔ (روبینہ اختر۔ جہانیاں)

ج: جی ہاں آپ نے صرف چند قسطیں ہی پڑھی ہوں گی کیوں کہ اس ناول کی حیا ڈائجسٹ میں صرف چار قسطیں شایع ہوئی تھیں۔ بعد میں یہ وہاں روک دی گئی تھی۔ مناجیہ جبیں صاحبہ نے بھیجنے سے پہلے ہمیں بتا دیا تھا۔ چونکہ پورا ناول شایع نہیں ہوا تھا، اس لیے کچھ تبدیلیوں کے ساتھ ہم نے اسے شایع کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

❖ خواتین کا اسلام بہت ہی اچھا جا رہا ہے۔ میرا یہ بزم خواتین میں دوسرا خط ہے۔ پہلا ابھی تک شایع نہیں ہوا۔ میں خواتین کا اسلام کی شروع ہی سے قاریہ ہوں اور میری پسندیدہ رائٹرز ساجدہ غلام محمد، سارہ الیاس، اہلیہ راشد اقبال اور قرأت گلستان ہیں۔ اللہ ان سب کو زیادہ اور اچھا لکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (بنت مولانا مفتی مختار احمد۔ مدرسہ علوم اسلامیہ۔ شاہدرہ لاہور)

❖ انکل جی امید ہے بالکل خیریت سے ہوں گے۔ خواتین کا اسلام میں تمام لکھنے والی بہنیں ماشاء اللہ بہت اچھا لکھتی ہیں۔ شمارہ 547 ہاتھ میں آیا تو سارے رسالے پر سرسری نگاہ دوڑائی تو ایک جگہ نظر جم کر رہ گئی۔ دراصل ہم نے اپنی تحریر جھنڈیاں دیکھ لی تھی۔ ماشاء اللہ نورین کتنی زبردست کہانی لکھی تم نے...... ہم نے سوچا کسی نے تو تعریف کرنی نہیں کیوں نہ اپنی تحریر کی خود ہی تعریف کر دیں۔ ایکسٹرا یعنی خط آپ کو بھی بھیج رہی ہوں تا کہ وہ خط شایع ہو کر ہمارا اور بھی حوصلہ بلند ہو جائے۔

(نورین ایمان۔ ساہیوال)

❖ شمارہ نمبر 548 ہمارے سامنے ہے۔ سب سے پہلے تو بہن بشریٰ فاروق، فتح پور ضلع لیہ نے بزم خواتین کے ذریعے ہمیں سلام کہا ہے تو انہیں ہماری طرف سے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ سارہ الیاس کی تحریر 'باجی' بہت اچھی تھی۔ صنفِ نازک اور مومن بہت چٹ پٹا مضمون تھا۔ اہلیہ شاہین اقبال اثر کی رسالے میں شمولیت دیکھ کر فخر ہوتا ہے کہ ہمارا تعلق ایسے عظیم رسالے سے ہے۔ محترمہ ریحانہ تبسم فاضلی صاحبہ کا انٹرویو پڑھ کر بھی ایسا ہی فخر محسوس ہوا اور بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ ز۔ ع کی تحریر 'فسانہ جاں' پڑھ کر دلی رنج ہوا۔ (بنت شکیل احمد۔ حیدرآباد)

❖ خواتین کا اسلام بہت شاندار جا رہا ہے، اللہ اسے اور ترقی عطا فرمائے۔ میری درخواست ہے کہ خواتین کا اسلام میں ایک چھوٹی سی جگہ اقوال زریں کو بھی دی جائے۔ (بنت ابوبکر۔ ملیر کراچی)

❖ خواتین کا اسلام ہمارے دلوں کی دھڑکن ہے۔ ہماری پسندیدہ رائٹرز میں پہلے نمبر پر امۃ المقسط آپی اور دوسرے نمبر پر باجی فرزانہ رباب صاحبہ ہیں۔ باقی اہلیہ راشد اقبال، صنوبر ضیا، ناہید جعفر، قرأت گلستان، ساجدہ بتول ماوراء گل بھی بے حد اچھا لکھتی ہیں۔ (بنت محمد امیر۔ بھکر)

❖ آج کے اس پرفتن دور میں ہمارا پیارا میگزین تعلیم وتبلیغ کے ہتھیار سے اپنا فرض بہت خوب صورتی سے ادا کر رہا ہے۔ یہ روشنی کا ایک مینار ہے جس کی کرنیں چہار سو پھیل کر ہر قاری کے دل ودماغ کو معطر کرتی ہیں۔ (ہمشیر حافظ محمد زبیر خالد۔ کبیر والا)

❖ آپ سب کی کوششوں سے ہمیں اتنا اچھا رسالہ پڑھنے کو ملتا ہے اور ہم اس سے بہت کچھ سیکھتے ہیں۔ میں بھی ایک ہندو کے مسلمان ہونے کا دل چسپ واقعہ ارسال کر رہی ہوں۔ امید ہے کہ شایع کر کے حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔

(فاطمۃ الزہرا۔ جامعہ رشیدیہ ساہیوال)

❖ مدیر صاحب آپ سے گزارش ہے کہ 22 جمادی الثانی اور 22 رجب کو یاد رکھیے گا، بھولیے گا نہیں۔ اس میں خاص طور پر مضامین اسی مناسبت سے لگائیے گا، ہمیں انتظار رہے گا۔ (عائشہ صدیقہ ن۔ ص۔ د)

❖ شروع سے خواتین کا اسلام کی قاریہ ہوں۔ اس کی محبت نے آج قلم اٹھانے پر مجبور کر دیا۔ آج کے اس گمراہ کن دور میں یہ شمارہ روشنی کی مانند خواتین کی رہنمائی کے فرائض سر انجام دے رہا ہے۔ اس میں لکھنے والی قاریات کی تعریف کے لیے الفاظ نہیں۔

(اہلیہ ملک محمد طاہر چغتائی۔ کبیر والا)

❖ چچا آپ ہمارے ایک صفحے کے خط کا بھی ایسا پوسٹ مارٹم کر دیتے ہیں کہ اسے ایک لائن میں تبدیل کر دیتے ہیں، کیا یہ ناانصافی نہیں ہے؟ خیر کوئی بات نہیں، آپ خوش رہیں۔

(سائرہ بنت خیر محمد۔ قصبہ کالونی)

شمارہ نہیں مل رہا!

اگر آپ نے
خواتین کا اسلام یا بچوں کا اسلام سالانہ جاری کروایا ہے
مگر آپ کو
کبھی کبھی یا اکثر
دونوں شمارے یا کوئی ایک وقت پر نہیں ملتے
تو ایک زحمت کیجیے، اپنے مکمل ایڈریس اور خریداری نمبر کے ساتھ شکایتی ایس ایم ایس اس نمبر پر بھیجئے۔ ان شاء اللہ آپ کی شکایت فوری طور پر دور کی جائے گی۔

مولانا محمد کاشف: 03213557807

رضائے الٰہی کے متلاشی

ام عاصم

"ویسے تو میں 6th کلاس کے آٹھ سو سے لے کر ہزار تک بھی لیتی ہوں، پر چلیں آپ ساڑھے سات سو ہی دے دیجیے گا۔" اس نے گویا احسان جتاتے ہوئے کہا اور بچوں کی طرف متوجہ ہوگئی۔

یہ ایک طرح سے میرے لیے اشارہ تھا کہ ٹیوشن پڑھوانی ہے تو اس سے زیادہ رعایت کی کوئی گنجائش نہیں۔ میں بچوں کو ٹیوشنز کے لیے بھیجنے کے سخت خلاف تھی۔اب اس بچی پر آ کر خود کو مجبور پا رہی تھی۔ تمام اہلِ خانہ کی ہر کام کی ذمہ داری، پھر اپنی صحت بھی کچھ اس قسم کی ہوگئی تھی کہ مجبوراً ٹیوشن بھیجتے ہی بنی، حالاں کہ بڑے بچے گھر پر پڑھ کر ہی ماشاءاللہ ہمیشہ اچھی پوزیشن لیتے رہے تھے۔ بہر حال ہامی بھرنی پڑی اور دوسرے دن سے بچی کو ٹیوشن بھیجنا شروع کر دیا۔ ہر ماہ کا ایک نیا خرچہ شروع ہوگیا۔ خدا خدا کر کے بچی نے پنجم کلاس پاس کی تو اسے حفظ کے لیے قریبی مدرسے میں داخل کروا دیا۔

"امی! آج فہمیدہ باجی نے کہا ہے کہ سب لڑکیوں نے اپنی امی کو ساڑھے تین بجے مدرسے آنے کا کہنا ہے، امی آپ ضرور آنا میرے مدرسہ، بھول نہ جانا۔"

طیبہ نے بڑے بھولپن سے مجھے تاکید کی اور مدرسے چلی گئی۔ میں کچھ پریشان ہوگئی کہ یقیناً اس کی کوئی شکایت ہوگی! اسی فکر میں سوا تین بجے مدرسے پہنچی۔ تقریباً تمام خواتین اسی فکر میں تھیں یعنی پڑھائی کی کوئی شکایت ہوگی۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ! کیسی ہیں آپ سب؟" معلمہ صاحبہ بڑے شفیق لہجے میں ہماری خیریت پوچھ رہی تھیں۔ مگر ہمیں یہی دھڑکا لگا ہوا تھا کہ ابھی بچوں کی شکایتیں سننی پڑیں گی۔ انہوں نے ایک بچی کو کہا کہ رجسٹر لے آؤ۔ جونہی وہ رجسٹر لائی۔ انہوں نے اس میں موجود پیسے نکالے اور ہر بچی کی ماں کے حوالے کرتے ہوئے بولیں:

"دیکھیں جب آپ لوگوں نے اپنی بچیوں کو یہاں داخل کروانے کی بات کی تو میں نے محض یہ جانچنے کے لیے کہ کس گھرانے کو واقعی کلام اللہ شریف اپنے بچوں کو سکھانے کی تڑپ ہے اور کون محض اس لیے داخلہ کروانا چاہتا ہے کہ عصری اداروں میں ان کے بچے چل نہیں پا رہے یا پھر وہ ان اداروں کی زیادہ فیس نہیں دے پا رہے، اس لیے آپ سے فیس کا بھی کہا گیا۔ اور تفصیلی انٹرویو بھی لیا پھر جن کی طرف سے میرا دل مطمئن ہوا تھا انہیں ہی داخلہ دیا کیوں کہ میرے پاس جگہ بھی محدود تھی۔ اب آپ کی یہ امانت میرے پاس جوں کی توں رکھی ہے۔ ہمارے مدرسے کی تمام ضروریات اللہ کے فضل سے احسن طریقے سے پوری ہو رہی ہیں۔ میں تمام گھریلو مصروفیات چھوڑ کر صرف اور صرف اپنے رب کی رضا کے لیے بچیوں کے لیے وقت نکالتی ہوں۔ آپ تمام بہنوں سے درخواست ہے کہ اپنی دعاؤں میں مجھے یاد رکھیں کہ میرا یہ عمل اللہ رب العزت قبول فرمائے۔ بس مجھے آپ سے یہی کہنا تھا جس کے لیے آپ کو تکلیف دی۔ بہت شکریہ کہ آپ لوگ وقت نکال کر یہاں آئیں۔"

ان کی باتیں سن کر ساری خواتین بے حد متاثر ہوئیں۔ پھر ہم سب فیس دینے کے لیے پر زور اصرار کرنے لگیں لیکن وہاں ایک ہی آرزو تھی رضائے الٰہی۔ میری نگاہوں میں ایک سال پہلے ٹیوشن کا منظر آنکھوں کے سامنے آگیا۔ ہم عصری تعلیم کے لیے تو اچھی سے اچھی ٹیوشن کے متلاشی ہوتے ہیں، فیس بھی ٹیوٹر حضرات کی منہ مانگی ادا کرتے ہیں اور کلام الٰہی کی تعلیم دینے والے جو رضائے الٰہی کے متلاشی ہوتے ہیں ان کی یہ قدر ہے کہ ایک اسلامی ملک (جو اسلام کا قلعہ کہلاتا ہے) میں علماء وصلحا ایسے شہید کیے جا رہے ہیں جیسے ان کی کوئی اہمیت ہی نہیں۔ جب کہ ہمارا یقین ہے کہ دنیا ایسے ہی مخلص و متقی لوگوں سے قائم ہے جن کا مطمحِ نظر صرف رضائے الٰہی ہو۔ کسی درس میں بیان ہو رہا تھا کہ رحمت کا نزول سب سے پہلے خانہ کعبہ، مسجد نبوی پھر تمام مساجد پر بالترتیب ہوتا ہے پھر باقی تمام دنیا پر جبکہ یہاں کہیں مساجد کہیں علماء ہی نشانے پر ہیں۔

فرش زمیں پر خانہ خدا مسمار کر رہے ہو
فرعون وہامان میں اپنا شمار کر رہے ہو
دیکھ لو انجام سکندر گیا دنیا سے ہاتھ خالی
عیشِ فانی کے لیے کیوں آتشِ عقبیٰ تیار کر رہے ہو

گوشۂ اکابر

حج کا شوق:

حضرت جی ثانی مولانا محمد یوسف رحمہ اللہ کو بہت ہی کم عمری سے حج کا شوق تھا۔ تین سال کی عمر تھی کہ حج کی تمنا کروٹیں لینے لگی۔ حضرت مولانا خلیل احمد سہارن پوری کی خادمہ بی رحمتی کی بکری کا ایک بچہ تھا۔ مولانا محمد یوسفؒ دن بھر اس کے پیچھے دوڑتے اور فرماتے: "چل تیرے پر بیٹھ کر حج کو جاؤں گا۔" حضرت مولانا خلیل احمد سہارن پوری جب گھر تشریف لاتے تو از راہِ شفقت و محبت پوچھتے: ہاں بھائی! کہاں جاؤ گے؟ تو مولانا عرض کرتے، ابا حج کو جاؤں گا۔ حضرت سہارن پوری فرماتے کہ کس پر بیٹھ کر جاؤ گے؟ تو کہتے اس بکری کے بچے پر بیٹھ کر۔ حضرت اس جواب سے بہت خوش ہوتے۔ (نویرہ صدیقی۔احمد پور شرقیہ)

گائے:

ایک مرتبہ مسلمانوں اور ہندوؤں کا قرآن مجید کی صداقت اور حقانیت کے موضوع پر مناظرہ تھا۔ مسلمانوں کے مناظر مولانا عبدالقادر روپڑی تھے۔ مناظرے کے دوران مولانا نے کہا: "قرآن مجید میں ہر چیز کا حل موجود ہے۔" ہندو مناظر بھی بڑا تیز تھا۔ کہنے لگا: "اگر قرآن میں ہر چیز کا حل موجود ہے تو کیا آپ قرآن سے یہ بتا سکتے ہیں کہ اللہ ہندو ہے یا مسلمان؟"

مولانا نے کہا: "ہاں میں ثابت کر سکتا ہوں۔"

"وہ کیسے؟" ہندو حیران ہو کر بولا۔

مولانا فرمانے لگے:

"اللہ نے قرآن میں گائے کے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے۔ اگر اللہ ہندو ہوتا تو گائے کے ذبح کرنے کا حکم نہ دیتا۔" یہ جواب سن کر لوگ مولانا کی ذہانت پر عش عش کر اُٹھے۔ یاد رہے کہ ہندو مذہب میں گائے ذبح کرنا منع ہے۔ (مسکان۔کراچی)

عمل کے صدقے:

مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ بیمار تھے۔ ادارہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سرگودھا میں ختم نبوت کانفرنس میں ان کی تقریر طے تھی۔ وعدے کے مطابق بیمار ہونے کے باوجود تشریف لائے۔ انہیں چارپائی پر لٹا کر اسٹیج تک لایا گیا۔ اسی حالت میں تقریر کی اور فرمایا:

"شاید اسی عمل کے صدقے نجات ہو جائے۔" (اہلیہ عمر دراز۔بنارس)

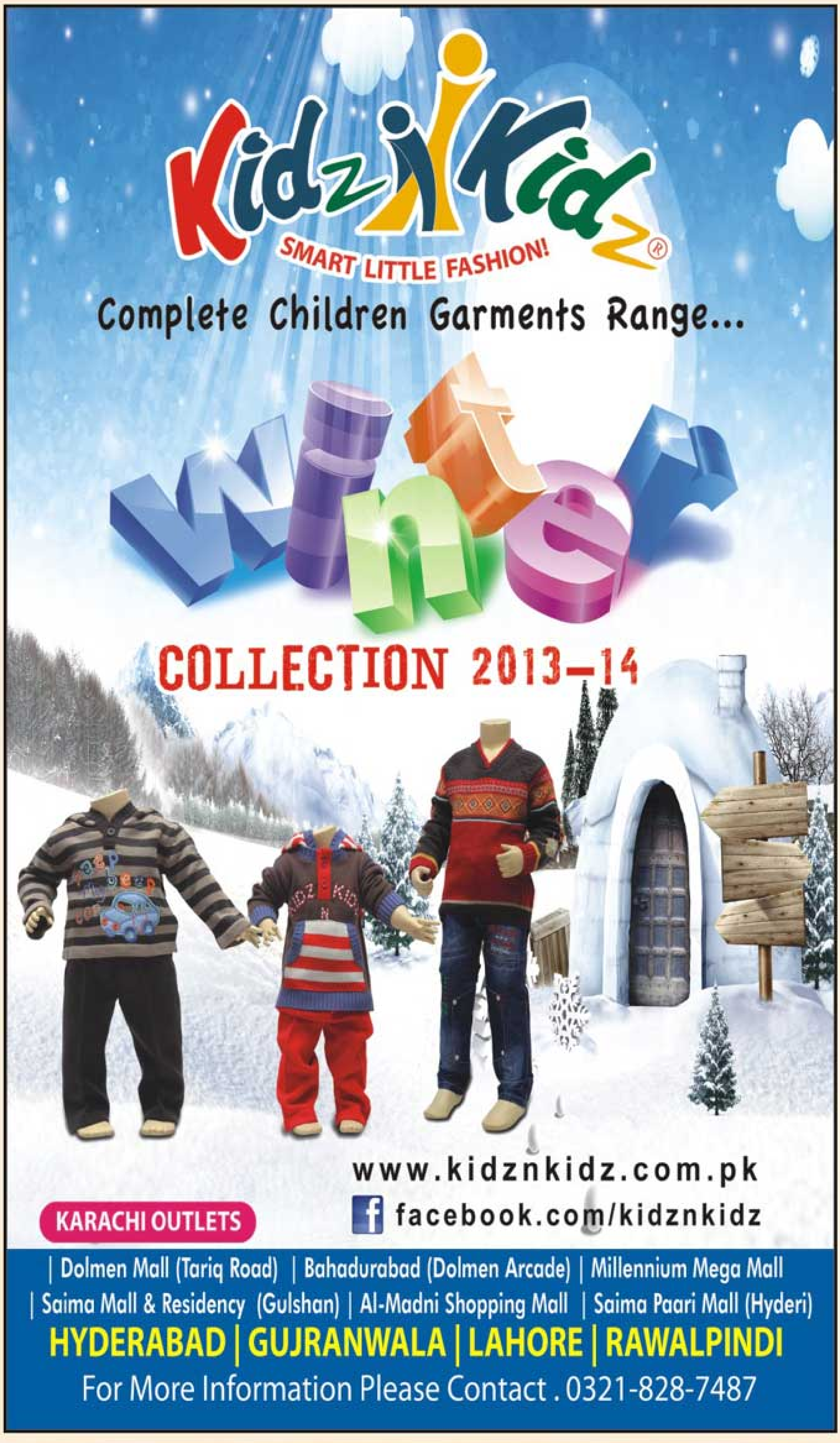
Kidz n Kidz
SMART LITTLE FASHION!
Complete Children Garments Range...
winter
COLLECTION 2013-14
www.kidznkidz.com.pk
facebook.com/kidznkidz
KARACHI OUTLETS
| Dolmen Mall (Tariq Road) | Bahadurabad (Dolmen Arcade) | Millennium Mega Mall
| Saima Mall & Residency (Gulshan) | Al-Madni Shopping Mall | Saima Paari Mall (Hyderi)
HYDERABAD | GUJRANWALA | LAHORE | RAWALPINDI
For More Information Please Contact . 0321-828-7487

25 YEARS
OF KEEPING THE WORLD YOUNG
Young's
برسوں کا رشتہ سب سے سچّا!
Young's
FRENCH
Mayonnaise
یونغز مایونیز
Young's
FRENCH
Mayonnaise
Litre
YoungsFood
www.youngsfood.com I UAN: 111-YOUNGS